بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

A.S. ARIF

ANAS

مسلک اہلحدیث کی حقیقت

Tel; 5582149
JAMAAT-UL-MUSLIMEEN
43A-A-24, Road No. 6,
Sai Baba Nagar/Shivaji Nagar,
Govandi, Mumbai—400 043

مسعود احمد صاحب

شائع کردہ

ادارہ مطبوعات اسلامیہ

۲/۱۶۲ - حسین آباد بلاک ۲ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

فون ۶۳۲۳۱۰۴ - ۶۳۲۲۲۶۴

قیمت ۱۸ روپے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلک اہلحدیث کی حقیقت

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے	۲
جماعت المسلمین اور اہلِ حدیث میں بنیادی فرق	۱۲
مسلک اہلحدیث کی حقیقت	۱۸
جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ	۲۸
حدیث "تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ" پر اعتراض اور جواب۔	۴۰
اہل حدیث کی کتابوں سے جماعت المسلمین کا ثبوت	۴۶
اہل حدیث کی حقیقت	۴۸
کراماتِ اہل حدیث	۵۰
تصوّف کی حقیقت	۵۷
غیر مقلدین میں تقلید کی شدّت	۶۰
فرقہ بندی	۶۴

تلخیص و ترتیب :- محمد صدیق میمن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے

(قسط اوّل)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس ۱۹) (پہلے) سب لوگ ایک ہی اُمت تھے پھر وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً (بقرہ ۲۱۳) (پہلے) سب لوگ ایک ہی اُمت تھے۔

آیاتِ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام لوگوں کو ایک اُمت بنایا تھا اور وہ ایک عرصہ تک ایک ہی اُمت رہے لیکن بعد میں وہ آپس میں اختلاف کر کے فرقوں میں بٹ گئے، اللہ تعالےٰ نے پھر اُن لوگوں کو ایک کرنے کا اہتمام کیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (بقرہ-۲۱۳) لہٰذا انبیاء (علیہم السّلام) کو بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا اور اُن پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ وہ اُن کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کر دے۔

آیتِ بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کو مختلف فرقوں میں دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا، اور اگر وہ مختلف فرقوں میں بٹ جاتے تھے تو انبیاء علیہم السّلام کو مبعوث فرما کر پھر انہیں ایک جماعت بن جانے کی ہدایت کرتا تھا۔

جب گذشتہ قرنوں اور زمانوں میں اللہ تعالےٰ نے لوگوں کا مختلف فرقوں میں بٹ جانا پسند نہیں کیا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آخری نبی کی اُمت کا مختلف فرقوں میں بٹ جانا پسند کرے، اللہ تعالےٰ نے یقیناً اس بات کو پسند نہیں فرمایا کہ یہ آخری اُمتِ مسلمہ فرقوں میں تقسیم ہو، لہٰذا حکم دیا :-

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران ۱۰۳) (اے ایمان والو!)

سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑلو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ نے تو فرقے فرقے بننے سے منع فرمایا تھا لیکن واۓ افسوس یہ اُمّت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئی، علیحدہ علیحدہ مذہب بنالئے اور علیحدہ علیحدہ نام رکھ لئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج-۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

افسوس کہ لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے دۓ ہوۓ نام کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے کو موسوم کیا اور پھر انہی ناموں پر فخر کرنے لگے، یہ نام انہوں نے خود رکھ لئے، قرآن وحدیث سے ان ناموں کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اگر ان ناموں میں سے کوئی نام اچھا ہو سکتا تھا تو وہ "اہلِ حدیث" نام تھا، کیونکہ یہ ایک اصولی نام ہے، اشخاص کی طرف منسوب نہیں ہے جس طرح کہ دوسرے فرقوں کے نام اشخاص کی طرف منسوب ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے "اہلِ حدیث" نام کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالےٰ نے "حدیث" کہا ہے اور یہ "اہلِ حدیث" نام کا ثبوت ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر یہ تسلیم کرلیا جاۓ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو "حدیث" کہا ہے تو آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچتا ہے، آپ کو تو "اہلِ حدیث" نہیں کہا۔ اگر کہا ہو تو بتایۓ۔ قرآن مجید کو تو اللہ تعالےٰ نے "ذکر" بھی کہا ہے، تو کیا اگر کوئی فرقہ اپنا نام "اہلِ ذکر" رکھ لے تو آپ اسے گوارا کرلیں گے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے "کتاب" بھی کہا ہے، تو کیا اگر کوئی فرقہ اپنا نام "اہلِ کتاب" رکھ لے تو آپ اس نام کو صحیح سمجھ لیں گے یا یہ اصرار کریں گے کہ "اہلِ حدیث" نام ہی رکھو، یہی صحیح ہے۔ ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ جب "مسلمین" نام کو برداشت نہیں کیا جارہا جو خاص اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے تو دوسرے ناموں کو کس طرح برداشت کیا جاۓ گا۔

الغرض نہ "اہلِ حدیث" نام قرآن وحدیث میں ملتا ہے نہ دوسرے فرقوں کے نام قرآن وحدیث میں ملتے ہیں۔ ہم اہلِ حدیث اور دوسرے تمام فرقوں سے گذارش کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اپنے ناموں کا ثبوت دے کر ہماری راہ نمائی فرمائیں اور اگر آپ ثبوت نہ دے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سکیں اور ہرگز نہ دے سکیں گے، تو پھر ہم خیر خواہانہ آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ان ناموں کی قربانی دے کر اپنا صرف وہی نام رکھ لیں جو اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسی نام سے خوش ہوگا جو اُس نے رکھا تھا، اُس نام سے خوش نہیں ہوگا جو اُس نے نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے اور دنیا و آخرت کی فوز و فلاح حاصل کیجئے۔

(قسط دوم)

اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا و بے ہمتا ہے۔ وہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اُس کی توحید کی گواہی دے رہا ہے۔ بڑی سے بڑی مخلوق ہو یا چھوٹی سے چھوٹی مخلوق، ہر چیز کی بنیادی ساخت میں یگانگت اور مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ ہر چیز میں ایٹم اور ہر ایٹم میں برقی ذرّات زبانِ حال سے پکار رہے ہیں کہ ہمارا خالق ایک ہے بظاہر ہر چیز کی شکل علیٰحدہ علیٰحدہ ہے۔ جسامت میں بھی فرق ہے لیکن ایک چیز قدرِ مشترک کے طور پر سب میں پائی جاتی ہے اور وہ ہے یکساں بنیادی ساخت۔ انسان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ لیکن انسانوں کو صرف زبانِ حال سے توحید کی شہادت ادا کرنی نہیں ہے بلکہ زبانِ قال اور اعضاء و جوارح سے بھی ادا کرنی ہے۔ وہ کہیں کے بھی رہنے والے ہوں، شکلیں اور صورتیں کتنی ہی مختلف ہوں، قد و قامت، رنگ و نسل میں کیسا ہی فرق کیوں نہ ہو لیکن ایک چیز قدرِ مشترک کے طور پر سب میں پائی جانی چاہیئے اور وہ یہ کہ دینی لحاظ سے وہ ایک اللہ کی عبودیت میں سرشار ہو کر ایک جماعت ہوں۔ اپنے وجود سے وہ اس بات کی گواہی دیں کہ وہ ایک اللہ کے پرستار ہیں۔ اللہ واحد الٰہ ہے تو وہ بھی واحد جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی اسی میں ہے کہ اس کے بندے ایک جماعت بن کر رہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۔ یہ تمہاری جماعت یقیناً ایک ہی جماعت ہے اور
وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ○ (مؤمنون ۵۲) ۔ میں تم سب کا رب ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ کی رضا تو اسی میں ہے کہ ہم ایک جماعت بن کر رہیں اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ہمارا نام ایک ہو اور ہمارا راستہ بھی ایک ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (حج-۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

ایک نام رکھ کر اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کو ایک کر دیا۔ اب ان کا دینی نام کوئی نہیں رہا سوائے مسلمین کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کا راستہ اور طریقہ بھی ایک مقرر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ بس اسی کی پیروی کرو۔ (انعام-۱۵۳)

اللہ تعالیٰ نے راستہ بھی مقرر کر دیا، نام بھی مقرر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا یہ تھی کہ جس طرح بنیادی ساخت کے لحاظ سے وہ ایک ہیں، دینی لحاظ سے بھی وہ ایک ہی رہیں۔ لیکن افسوس انسانوں نے اپنا دینی نام بھی بدل ڈالا اور دینی راستہ بھی بدل ڈالا، حتیٰ کہ وہ اُمتِ مسلمہ بھی جس کو بہترین اُمت بنایا گیا تھا فرقوں میں بٹ گئی۔ ہر ایک فرقہ نے اپنا علیحدہ راستہ بنا لیا اور اپنا نام بھی علیحدہ رکھ لیا۔ نہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کا نام ہی باقی رہا، نہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کا راستہ ہی باقی رہا۔ یقیناً یہ چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہوئی پھر بھی ہر فرقہ یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ حق پر ہے۔ ہر فرقہ اپنے خود ساختہ نام پر فخر کر رہا ہے۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتے ہیں کہ یہ تمام خود ساختہ فرقہ وارانہ نام مختلف شخصیتوں کی طرف منسوب ہیں سوائے اہلِ حدیث نام کے۔ لیکن کسی نام کے اچھا ہونے کے لئے یہی کافی نہیں کہ اس کے معنی بہت اچھے ہوں بلکہ اچھا ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کی تائید میں آیت یا حدیث ہو۔ جس طرح نیکیوں کا حال ہے کہ کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں کہلاتی جب تک اُس کا ثبوت سنّت سے نہ ملے۔ اسی طرح کوئی نام اس وقت تک اچھا نہیں ہو سکتا جب تک اُس کا ثبوت سنّت سے نہ ملے۔ ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اہلِ حدیث نام کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ملتا۔ اگرچہ اہلِ حدیث حضرات اس نام کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا (نساء-۸۷) اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

"حدیث" کے لغوی معنٰی ہیں "بات" اور اس آیت میں "حدیث" کا لفظ کلیۃً لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے، اصطلاحی معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ مزید براں "حدیث" کے اصطلاحی معنٰی ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات"۔ لیکن اہلِ حدیث حضرات اس آیت میں نہ لغوی معنٰی تسلیم کرتے ہیں نہ اصطلاحی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں "حدیث" قرآن مجید کو کہا گیا ہے لہذا "اہلِ حدیث" نام ثابت ہوگیا۔ ہم حیران ہیں کہ کس لحاظ سے "حدیث" کو قرآن مجید کا نام سمجھیں جبکہ نہ یہ اس کے لغوی معنٰی ہیں نہ اصطلاحی۔ اور اگر ہم یہ فرض بھی کرلیں کہ "حدیث" قرآن مجید کا نام ہے تو پھر اس آیت سے قرآن مجید کے نام کا ثبوت ملا نہ کہ اہلِ حدیث نام کا۔ "حدیث" مفرد ہے اور "اہلِ حدیث" مرکب۔ مفرد کے ثبوت سے مرکب کا ثبوت کیسے ہوگیا؟ اہلِ حدیث حضرات سے ہماری گذارش ہے کہ وہ قرآن مجید کے نام کا ثبوت مہیا کرنے کے بجائے اپنے نام کا ثبوت مہیا کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا (نساء-۱۲۲) اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہوسکتا ہے۔

اہلِ حدیث کی پیش کردہ آیت اور اس آیت کا مقابلہ کیجئے۔ دونوں میں صرف ایک لفظ کا فرق ہے۔ پہلی آیت میں "حدیث" ہے، دوسری آیت میں اس کی جگہ "قیل" ہے۔ اگر پہلی آیت کی رُو سے "حدیث" قرآن مجید کا نام ہے تو دوسری آیت کی رُو سے "قیل" بھی قرآن مجید کا نام ہوا۔ اگر پہلی آیت سے "اہلِ حدیث" نام کو اخذ کیا جاسکتا ہے تو اس دوسری آیت سے "اہلِ قیل" نام کو بھی اخذ کیا جاسکتا ہے۔ ہم اہلِ حدیث حضرات سے پوچھتے ہیں کہ کیا "اہلِ قیل" نام رکھا جاسکتا ہے، اگر نہیں رکھا جاسکتا ہے تو بتایئے کہ وجہ تفریق کیا ہے؟

بات درحقیقت یہ ہے کہ نہ پہلی آیت میں "حدیث" سے مراد قرآن مجید ہے اور نہ دوسری آیت میں "قیل" سے مراد قرآن مجید ہے۔ دونوں لفظ اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی ہر دو لفظوں کے معنٰی ہیں "بات"۔

بات کیا تھی، بنا کیا دی گئی!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الغرض قرآن و حدیث میں نہ اہلِ حدیث نام کا ثبوت ملتا ہے نہ دوسرے فرقوں کے فرقہ وارانہ ناموں کا۔ لہٰذا ان تمام فرقوں سے ہماری گذارش ہے کہ ان تمام خود ساختہ فرقہ وارانہ ناموں کو چھوڑ کر صرف وہی نام رکھیں جو اللہ تعالےٰ کا رکھا ہوا ہے، اللہ تعالےٰ کی رضا، اسی میں ہے۔ آیئے ہم سب مل کر کہیں:

"ہم مسلم ہیں"

(قسطِ سوم)

ہر نبی کے زمانہ میں ایمان والوں کی ایک ہی جماعت ہوتی تھی، وہ آپس میں متفرق نہیں ہوتے تھے، اُس جماعت کا نام بھی ایک ہی ہوتا تھا لیکن جب نبی کا انتقال ہو جاتا تھا تو کچھ عرصہ کے بعد ان میں اختلاف رُونما ہو جاتا تھا اور پھر وہ متفرق فرقوں میں بٹ جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے:-

فَتَقَطَّعُوٓا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○ پھر اُنہوں نے آپس میں اپنے دین کو متفرق کر کے علیٰحدہ علیٰحدہ کر لیا۔ ہر فرقہ اپنے مذہب میں مگن ہے۔

(مومنون - ۵۳)

کیا یہی صورت اس اُمت میں نہیں ہوئی۔ ضرور ہوئی۔ موجودہ فرقوں کے وجود سے کیا کوئی انکار کر سکتا ہے؟ ہر فرقہ کا مذہب علیٰحدہ علیٰحدہ ہے پھر بھی ہر فرقہ اس زعم میں ہے کہ وہی اصل اسلام پر قائم ہے۔ کیا اسلام بھی کئی ہو سکتے ہیں؟ نہیں اور ہر گز نہیں۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس کو اسلام سمجھیں اور کس کو اسلام نہ سمجھیں۔

فرقے بنے تو نام بھی علیٰحدہ علیٰحدہ تجویز ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کے رکھے ہوئے نام کو چھوڑ کر ہر فرقہ نے اپنے آپ کو شخصیتوں کی طرف منسوب کر لیا اور وہ اس نام کی حقانیت پر دلائل دینے سے بھی عاجز ہیں سوائے اہلِ حدیث کے کہ وہ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے نام کا ثبوت دیں لیکن کامیابی سے ہمکنار وہ بھی نہیں ہوتے۔ اہلِ حدیث حضرات کے بعض دلائل کا جائزہ ہم پہلے لے چکے ہیں۔ ان کے مزید دلائل سنیئے اور پھر ہماری گذارشات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ملاحظہ فرمایئے :-

(۱) فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ○ اب اس (قرآن) کے بعد یہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔ (مرسلت - ۵۰)

اہلِ حدیث حضرات کہتے ہیں کہ اس آیت میں قرآن مجید کو "حدیث" کہا گیا ہے لہذا ہم اہلِ حدیث ہوئے۔

گذارش اس آیت میں "حدیث" اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے نہ کہ قرآن مجید کے نام کی حیثیت سے۔ مزید برآں آیتِ مذکورہ میں "حدیث" کا لفظ غیر قرآن کے لئے استعمال ہوا ہے نہ کہ قرآن مجید کے لئے۔ لہذا اس آیت کی رُو سے اہلِ حدیث کے معنٰی ہوئے "اہلِ غیر قرآن"۔

(۲) اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا اللہ نے بہترین بات ایک کتاب کی شکل میں نازل کر دی ہے۔ (زمر - ۲۳)

اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتٰبُ اللّٰہِ (صحیح مسلم) بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔

اہلِ حدیث حضرات کہتے ہیں کہ اس آیت و حدیث میں "حدیث" قرآن مجید کو کہا گیا ہے لہذا اہلِ حدیث نام ثابت ہو گیا۔

گذارش اس آیت اور حدیث میں بھی "حدیث" اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے نہ کہ قرآن مجید کے نام کی حیثیت سے۔ اگر صرف "حدیث" قرآن مجید کا نام ہوتا تو اس کے ساتھ لفظ "احسن" کی یا "خیر" کی کیا ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں ایک آیت اور ملاحظہ فرمایئے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ (لقمٰن - ۶) اور لوگوں میں بعض شخص ایسا بھی ہے جو بیہودہ باتوں کی خریداری کرتا ہے تاکہ (ان بیہودہ باتوں کو سُنا سُنا کر لوگوں کو بغیر علم کے اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے۔

دیکھئے اس آیت میں "حدیث" کے ساتھ "لھو" کا لفظ ملا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ "حدیث" کا لفظ اپنے لغوی معنوں کے لحاظ سے بُری بات کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وحیِ الٰہی نے قرآنِ مجید کی بات کو "احسن الحدیث" یا "خیر الحدیث" کہہ کر اس کی خوبی کی طرف اشارہ فرمایا ورنہ محض حدیث کا لفظ دونوں قسم کی باتوں کا متحمل ہو سکتا تھا۔

آیتِ زیرِ بحث میں اگر ہم یہ بھی مان لیں کہ "احسن الحدیث" قرآن مجید کے نام کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے تو اہلِ حدیث نام کے بجائے "اہلِ احسن الحدیث" نام ہونا چاہیئے تھا۔

الغرض اس قسم کی تمام آیات واحادیث میں "حدیث" اپنے لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے، قرآن مجید کا نام "حدیث" نہیں ہے۔ اور اگر ہم اسے فرض بھی کر لیں تو پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اہلِ حدیث حضرات نے قرآن مجید کے نام کا ثبوت تو دے دیا لیکن اپنے نام کا ثبوت دینے سے عاجز ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (ج-۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

ہم اہلِ حدیث حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ بھی کوئی ایسی آیت یا حدیث پیش کر دیں جس کا یہ مضمون ہو

هُوَ سَمّٰكُمُ اَهْلَ الْحَدِيْثِ اللہ نے تمہارا نام اہلِ حدیث رکھا ہے۔

لیکن وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ "اہلِ حدیث" نام نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ اب اگر وہ نیچے اُتر کر کچھ دلائل مہیا کریں گے تو مسلکِ اہلِ حدیث کی پوری عمارت منہدم ہو جائے گی۔ "تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ" کی حدیث سے ان کو دستبردار ہونا پڑے گا۔ مندرجہ ذیل شعر کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہے گی جس کو وہ بار بار پیش کیا کرتے ہیں۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیثِ مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

اگرچہ قرآن و حدیث کے علاوہ کوئی اور چیز حجت تو نہیں ہوتی تاہم قارئین کرام کو روشناس کرانے کے لئے آئندہ قسط میں ہم انشاء اللہ اہلِ حدیث حضرات کے ان دلائل کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی جائزہ لیں گے جو وہ قرآن وحدیث کے علاوہ پیش کیا کرتے ہیں اور "حدیث" کے اصطلاحی معنوں پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ۔

(قسطِ چہارم)

گذشتہ تین اشاعتوں میں ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قرآن وحدیث کی رُو سے ایمان والوں کا بس صرف ایک ہی نام ہے یعنی **مسلم**۔ اور یہ کہ دوسرے تمام نام فرقہ وارانہ نام ہیں۔ یہ نام ان فرقوں نے خود رکھ لئے ہیں، قرآن وحدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں۔

گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے بتایا تھا کہ صرف اہلِ حدیث حضرات ہی اپنے نام کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں بھی اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ جو دلائل وہ اپنے نام کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اُن کا تجزیہ ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ہمارے تجزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے اہلِ حدیث نام کا کوئی ثبوت نہیں۔ اب ہم اہلِ حدیث حضرات کے ان دلائل کا جائزہ لیتے ہیں جو وہ قرآن وحدیث کے علاوہ پیش کرتے ہیں۔

① عن ابی سعید الخدریؓ انه كان اذا رأى الشباب قال مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نوسع لكم فى المجلس وان نفهمكم الحديث فانكم خلوفنا واهل الحديث بعدنا۔ (شرف اصحاب الحديث للخطيب البغدادی ص۱۲)	حضرت ابوسعید خدریؓ جب نوجوانوں کو دیکھتے تو فرماتے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت سے خوشی حاصل کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ تمہارے لئے مجلس میں فراخی کریں اور تم کو حدیث سمجھائیں۔ کیونکہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہلِ حدیث ہو"

اس روایت سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں :-

(۱) حضرت ابوسعیدؓ طلبائے حدیث سے فرماتے تھے کہ تم ہمارے بعد اہلِ حدیث ہو حضرت ابوسعیدؓ کے اس فرمان کے مخاطب عام لوگ نہیں تھے۔

(۲) حضرت ابوسعیدؓ کے اس فرمان سے ثابت ہوا کہ وہ طلباء بھی اُس وقت تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہلِ حدیث نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں ہونے والے تھے۔ظاہر ہے کہ پھر اہلِ حدیث سے مراد علماء حدیث ہوئے نہ کہ عام لوگ۔کیونکہ وہ نوجوان اُس وقت تک عالم نہیں تھے لہذا اہل حدیث بھی نہیں تھے۔

مزید غور طلب چیز یہ ہے کہ کیا کوئی اُستاد اپنے شاگردوں سے یہ کہہ سکتا ہے کہ تم ہمارے بعد مسلم ہو۔ہرگز نہیں۔مسلم تو بچہ بھی ہے بڑا بھی ہے۔عام آدمی بھی ہے اور محدّث بھی ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ مسلم اور اہلِ حدیث مترادف نہیں۔

اب ہم اس حدیث کی سند کا جائزہ لیتے ہیں۔اس کی سند میں ایک راوی ابو ہارون العبدی ہے۔اس کے متعلق امام احمدؒ فرماتے ہیں "ابو هارون العبدی متروك الحدیث"۔ یعنی ابو ہارون العبدی متروک الحدیث ہے۔امام بخاریؒ فرماتے ہیں "ابو هارون العبدی کذّابٌ" یعنی ابو ہارون العبدی کذّاب ہے۔(کتاب القراءۃ للامام البیہقی مطبوعہ پرنٹنگ ورکس دہلی ص۱۳۵)

لہذا یہ روایت موضوع ہے، اہلِ حدیث پر تعجب ہے کہ ایسی گھڑی ہوئی روایتوں سے استدلال کرتے ہیں۔

(۲) حدیث کی کتابوں میں جگہ جگہ لفظ اہلِ حدیث آتا ہے۔اہلِ حدیث حضرات اس کو بھی اپنے نام کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔مثلاً امام ترمذیؒ لکھتے ہیں:-

ابن لھیعۃ ضعیف عند اھل الحدیث ضعفه یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ — ابن لہیعہ اہلِ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔اس کو امام یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

(ترمذی ابواب الطہارۃ)

رفع ھذا الحدیث عبد الکریم بن مخارق وھو ضعیف عند اھل الحدیث ضعفه ایّوب السختیانی (ترمذی ابوا الطہارۃ) — عبدالکریم بن مخارق نے اسے مرفوع کیا ہے اور وہ اہلِ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔امام ایوب سختیانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

مندرجہ بالا عبارتوں سے ظاہر ہوا کہ اہلِ حدیث سے علماء حدیث، محدّثین، ائمۂ جرح وتعدیل مراد ہیں نہ کہ کوئی فرقہ یا فرقہ کا کوئی عام آدمی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق

عموماً لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ جب جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا اُصول ایک ہے، مسلک ایک ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ مل کر کام نہیں کرتے؟

اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ دونوں کا اصول ایک نہیں، دوسرے یہ کہ اہلحدیث کسی خاص مسلک کے پابند ہیں، جماعت المسلمین کسی خاص مسلک کی پابند نہیں۔ جماعت المسلمین کا دین تو ہے، مسلک کوئی نہیں، معلوم نہیں کہ دین کی جگہ مسلک نے کب لی اور یہ لفظ کس کی ایجاد ہے۔

اُصولی فرق

جماعت المسلمین کے نزدیک اصل دین وہی ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ۔ (الاعراف ـ ۳)

اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو۔

منزّل من اللہ صرف قرآن و حدیث ہے لہٰذا صرف قرآن و حدیث ہی اصل دین ہے۔ کسی شخص کا اجتہاد و قیاس نہ منزّل من اللہ ہے اور نہ وہ اصل دین ہے۔

برخلاف اس کے جماعت اہلحدیث کے ہاں اصولِ دین چار ہیں:۔

(۱) قرآن مجید (۲) حدیث (۳) اجماعِ صحابہ و تابعین اور (۴) قیاس۔

اس کے ثبوت کے لئے ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر جناب معین الدین صاحب لکھوی کے خطبۂ صدارت کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں جو انہوں نے کُل پاکستان اہلحدیث کانفرنس لاہور منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اپریل ۱۹۶۵ء میں دیا تھا۔ موصوف فرماتے ہیں:۔

"...... اہلحدیث کی بنیاد ان اصولوں پر ہے جن کو تمام ائمہ نے اسلام کی بنیاد قرار دیا ہے یعنی اللہ کی کتاب، اللہ کے رسول کی سنت (صلی اللہ علیہ وسلم) بعد اس کے اجماعِ صحابہ و

تابعین اور اس کے بعد ائمہ مجتہدین کے اجتہادات اور فقہی فیوض جسے کتب اصول میں قیاس کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔" (الاعتصام لاہور ص۸ مورخہ ۲۰ و ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء)

امیر موصوف اس سے آگے فرماتے ہیں:-

"اپنے بزرگوں سے ہم نے اپنا مسلک ان الفاظ میں پایا:-

اصل دیں آمد مسلماں را قرآں — پس حدیث سرور پیغمبراں

بعد ازاں اقوالِ اہل اجتہاد — از صحابہ سیّد خیر العباد

پس ازاں اقوال جملہ تابعین — رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

زاں پس اقوال قیاسیہ بداں — شد مقدّم بر مقال دیگراں"

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص۹ مورخہ ۲۰، ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء)

مندرجہ بالا اقتباسات میں سے پہلے اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک مجتہدین کا اجتہاد اور قیاس بھی اسلام کی بنیاد ہے گویا اہلحدیث کے نزدیک مجتہدین کا وہ قیاس جس کا صحیح ہونا بھی یقینی نہیں اور جو زیادہ سے زیادہ ایک وقتی ضرورت پورا کرنے کے لئے واقع ہوا تھا مستقل اور دائمی قانون بلکہ ماخذ قانون سمجھا جاتا ہے۔

جماعت المسلمین کے نزدیک قانون ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا دین کامل ہے، اس میں اضافہ ناممکن ہے، مجتہدین کا اجتہاد و قیاس حجّت نہیں۔

دوسرا اقتباس جو چند اشعار پر مشتمل ہے اس میں بھی امیرِ جمعیت نے اصل دین میں اقوالِ قیاسیہ کو شامل کیا ہے، قارئین کرام غور فرمائیں کہ ان اشعار کا مضمون وہی تو نہیں جو اہلِ تقلید پیش کیا کرتے ہیں، لہٰذا اہلِ حدیث اور اہلِ تقلید میں فرق ہی کیا ہے؟

مسلک اور فرقہ واریت | شاید قارئین کرام یہ خیال فرمائیں کہ مسلک کا لفظ ہم نے خود جماعت اہلحدیث کے ذمہ لگا دیا ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ مندرجہ بالا اقتباسات کو پھر سے ملاحظہ فرمائیں تا کہ ان کی غلط فہمی دور ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ہم امیر موصوف کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہیں۔

امیر موصوف فرماتے ہیں:- "اس اجتماع کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ کسی فرقہ وارانہ تعصّب کو

کو ہوا دی جائے اور پھر اس سے کوئی سیاسی مفاد حاصل کیا جائے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلک اہلحدیث سے اپنے ہم وطنوں کو روشناس کرایا جائے تاکہ مختلف مکاتبِ فکر کی مسلک کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ (حوالہ مذکور ص۵)

مندرجہ بالا اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوئیں :-

(۱) امیرِ جمعیت نے "فرقہ وارانہ تعصب" کے الفاظ استعمال کرکے اپنے فرقہ ہونے پر مہرثبت کردی۔
(۲) "دینِ اسلام" کے بجائے "مسلکِ اہلحدیث" کے الفاظ استعمال کئے۔
(۳) "مسلکِ اہلحدیث" کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنا اجتماع کا اصل مقصد تھا، اسلام کی دعوت دینا مقصد نہیں تھا۔

برخلاف اس کے جماعت المسلمین کوئی فرقہ نہیں، جماعت المسلمین کا دین اسلام ہے اور اس کے اجتماعات کا مقصد تبلیغ اسلام ہے۔

فرقوں کے ساتھ اختلاط | امیرِ جمعیت صاحب آگے فرماتے ہیں :-

"اس طریقے سے فرقہ وارانہ تعصب ختم کیا جاسکے اور ملک و ملت کی خدمت کے لئے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی راہ ہموار ہوسکے۔" (حوالہ مذکور)

اسی خطبہ میں امیرِ جمعیت صاحب ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

"اسلام میں فرقہ بندی ایک لعنت ہے۔" (حوالہ مذکور)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی کو لعنت ماننے کے باوجود جماعت اہلحدیث کو تمام فرقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش ہے، قارئین غور فرمائیں کہ فرقوں کے ساتھ یہ مفاہمت کس حد تک مناسب ہے، جماعت المسلمین اس مفاہمت کی قائل نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :-

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ان تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

جماعت المسلمین اس حکم کی تعمیل میں تمام فرقوں سے علیحدہ ہے، جماعت المسلمین میں فرقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا تصور بھی کسی کے ذہن میں نہیں پایا جاتا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ائمہ حدیث اور فقہاء اسی خطبہ میں امیر جمعیت صاحب آگے فرماتے ہیں:

"ہمارے نزدیک تمام ائمہ حدیث اور فقہاء قابل احترام ہیں۔" (حوالہ مذکور ص ۹)

ائمہ حدیث اور فقہاء عموماً خاص اصطلاحوں میں استعمال ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو "سیرۃ النعمان" "حسن البیان" وغیرہ) مندرجہ بالا اقتباس کا نتیجہ وہی نکلتا ہے جو اہلِ تقلید کے ہاں مانا جاتا ہے یعنی ائمہ حدیث فقیہہ نہیں ہوتے، ائمہ حدیث عطّار ہوتے ہیں اور فقہاء حکیم، لہٰذا فقہاء کا درجہ ائمہ حدیث سے زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت المسلمین کا عقیدہ ہے کہ ائمہ حدیث ہی فقیہہ ہوتے ہیں، جو ائمہ حدیث نہیں وہ فقیہہ بھی نہیں ہیں۔

ہم جملہ اہلحدیث حضرات سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ فقہاء بھی آپ کے نزدیک قابلِ احترام ہیں جنہوں نے متعدد موضوع حدیثیں اپنی کتابوں میں بطور احتجاج پیش کیں، جنہوں نے ایسے ایسے ناممکن الوقوع مسائل گھڑے کہ حیات امام ابوحنیفہ کے مصنف علامہ ابوزہرہ بھی چیخ اُٹھے، جنہوں نے ایسے ایسے حیا سوز اور خلافِ اسلام مسائل تخریج کئے کہ سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں، ان مسائل کی اگر ایک جھلک دیکھنی ہو تو مولوی محمد صاحب جوناگڑھی کی کتاب "سیفِ محمدی" ملاحظہ فرمائیں۔ کیا فقہاء کے یہی وہ اجتہادات ہیں جن کے متعلق امیر جمعیت صاحب فرماتے ہیں:

"ان کے اجتہادات اور فقہی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔" (حوالہ مذکور ص ۹)

جماعت المسلمین ایسی رواداری کی قائل نہیں۔

نام ہم میں اور جماعتِ اہل حدیث میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ ہمارا نام مسلمین ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ (سورۃ الحج ۷۸، صحیح بخاری کتاب العیدین وکتابُ الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ) برخلاف اس کے جماعتِ اہلِ حدیث کا یہ نام نہ اللہ تعالیٰ نے رکھا اور نہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اہلحدیث حضرات کوشش کرتے ہیں کہ اپنے نام کی وجہ تسمیہ بیان کریں، ہم ان سے وجہ تسمیہ نہیں پوچھتے، ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کا یہ نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟

اہلِ حدیث حضرات کہا کرتے ہیں کہ ہم نے پہلے امتیاز کے لئے اہلِ سنّت نام رکھا تھا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیکن جب اُن میں برائی آئی تو امتیاز کے لئے ہم نے اہلِ حدیث نام رکھ لیا۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ اب اہلِ حدیث میں بھی برائیاں آگئیں تو کیا اسی وجہِ تسمیہ کی بنیاد پر امتیاز کے لئے کسی نئے نام کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر مسلم نام کی موجودگی میں بھی کسی اور نام کی ضرورت نہیں۔

تقلید | اہلِ حدیث میں تقلید موجود ہے، وہ بھی دلیل کے طور پر اپنے علماء کے قول وفعل کو پیش کرتے ہیں، مثلاً جب ان سے کہا جاتا ہے کہ "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ" کے جواب میں "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا" کیوں پڑھتے ہو اس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں تو جواب یہی ملتا ہے کہ بڑے بڑے علماء پڑھتے آئے ہیں۔

جماعت المسلمین، الحمد للہ تقلید سے بالکل مُبرّا ہے، ہم وہی کام کرتے ہیں جو سنّت سے ثابت ہیں، ہمارے ہاں قیاس ورائے سے مسئلے نہیں بنتے لہذا انشاء اللہ تقلید کا گزر نہیں ہو سکتا۔

فتوے | علمائے اہلِ حدیث بعض مواقع پر بالکل بے دلیل فتوے دیتے ہیں، بعض مواقع پر اپنے فتوے کی تائید میں ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں اور یہ تک نہیں بتلاتے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعض مواقع پر اپنی تائید میں کتبِ فقہ کی عبارتیں پیش کرتے ہیں گویا انہیں بھی حجت سمجھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو کتبِ فتاویٰ اہلِ حدیث) برخلاف اسکے جماعت المسلمین میں ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کرتے، نہ ہمارا فرقہ وارانہ فقہ سے کوئی تعلق ہے، بلکہ فرقہ وارانہ فقہ کو حجتِ شرعیہ سمجھنا ہمارے نزدیک شرک ہے۔ ہمارا کام قرآن وحدیث کو من وعن پہنچانا ہے نہ کہ اپنے اجتہادات کی اشاعت۔

جماعت المسلمین کی بعض خصوصیات

مندرجہ ذیل باتیں جماعت المسلمین کی خصوصیات میں سے ہیں:-

(۱) ہمارے نزدیک ترکِ سنّت گناہ اور مُوجبِ لعنت ہے۔

(۲) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل میں تضاد تسلیم نہیں کرتے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ آپ کسی کام کا حکم دے کر خود اس کے خلاف کام کرتے رہتے تھے یا جس کام سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوسروں کو منع کرتے تھے خود وُہی کام کرتے رہتے تھے۔ یہ عقیدہ نبوّت پر کھلی چوٹ ہے۔ کسی شریف آدمی کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا چہ جائیکہ نبی کے قول وفعل میں تضاد ہو۔ اگر آپ کا کوئی فعل آپ کے کسی قول کے خلاف ہوگا تو وہ فعل آپ کے لئے مخصوص ہوگا یا اس قول کے پہلے واقع ہوا ہوگا نہ کہ بعد میں۔

(۳) ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم واجبُ التعمیل ہے، ہم آپ کے حکم کو استحباب یا زیادہ سے زیادہ وجوبِ استحبابی کے خانہ میں نہیں ڈالتے۔

گُزارش

ہم اپنے سوال کرنے والوں اور قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے علماء سے پوچھیں کہ کیا ان کے بھی یہی عقائد ہیں۔ اگر نہیں تو پھر جماعت المسلمین اور ان فرقوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلک اہلحدیث کی حقیقت

ہمارے ایک پمفلٹ بعنوان " جماعت المسلمین اور اہل حدیث میں بنیادی فرق" کے جواب میں ہفت روزہ " الاعتصام " میں ایڈیٹر صاحب الاعتصام کا ایک مضمون نظر سے گزرا۔ اسکا جواب لکھنے کا کوئی ارادہ تو نہیں تھا، اس لئے کہ اس میں عموماً ہماری تائید ہے لیکن غلط فہمی سے بعض اہل حدیث حضرات یہ کہہ رہے ہیں کہ جماعت المسلمین کو مثبت جواب دیدیا گیا ہے لہٰذا ان حضرات کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے کچھ معروضات پیش کی جاتی ہیں۔

(نوٹ :- ہم نے اپنی معروضات ایڈیٹر صاحب الاعتصام کو بغرضِ اشاعت بھیجی تھیں، انہوں نے اُسے " الاعتصام " میں شائع کرنے سے انکار کر دیا۔ مجبوراً ہم اپنے جواب کو ضروری ترمیم اور اختصار کے ساتھ اس پمفلٹ میں شائع کر رہے ہیں)۔

(۱) جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام تحریر فرماتے ہیں :- " ابتدائی ساتھیوں میں سے بیشتر علیحدہ ہو چکے ہیں " (الاعتصام مورخہ ۱۷ رمضان ۱۴۰۰ھ ص ۵)

جواب (الف) ابتدائی ساتھیوں میں سے صرف تین ساتھی علیحدہ ہوئے تھے، جنکے عقائد یہ تھے :-

(۱) درس قرآن مجید گناہ ہے۔ تیرہ سو سال سے یہ گناہ ہو رہا ہے۔

(۲) نبی کسی خاص شعبے میں نااہل ہو سکتا ہے۔

(۳) نبی کی اطاعت اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ حکمراں نہ ہو۔

مزید برآں وہ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو (THE THREE DEVILS) کہتے تھے۔

کیا کوئی صاحب ایسے ساتھیوں کو اپنی جماعت میں برداشت کر سکتے ہیں؟ ہمارے نزدیک تو تین نہیں ایسے تین کروڑ ساتھی بھی ساتھ چھوڑ جائیں تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوگا بلکہ مسرت ہوگی۔

(ب) بعد کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی جماعت کے سخت شرائط کی وجہ سے عملاً جماعت کا ساتھ نہ دے سکے لیکن ہماری جماعت کے حق میں وہ اب بھی مخلص اور خیر خواہ ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۲) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :- "ایک مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ہر زبان کا ایک خاص اسلوب ہے .... کسی زبان کی اصطلاحات بھی مفہوم کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں"۔ (حوالہ مذکور ص۹)

جواب :- اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے دینی اصطلاح "دینِ اسلام" کی جگہ لسانی اصطلاح "مسلک اہلحدیث" کو اختیار کیا۔ بہت خوب!

اہلحدیث کیونکہ امتیازی فرقہ وارانہ نام ہے لہٰذا "مسلک اہلحدیث" سے فرقہ واریت عیاں ہے، برخلاف اسکے "دین اسلام" کے الفاظ میں فرقہ واریت کا نام ونشان تک نہیں۔ اس فرق کو انصاف کے ساتھ سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

(۳) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :- "ان ہی اہلِ تقلید سے اپنے کو ممیز کرنے کے لئے اہلحدیث کا وہ لقب اختیار کرنا پڑا جو اہلِ اسلام کے لئے بعض صحابۂ کرام نے بھی استعمال کیا ہے"۔ (الاعتصام مورخہ ۱۸ رمضان ۱۴۰۰ھ ص۶)

جواب :- یہ ہماری تائید ہے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ "اہلِ حدیث نام بعد میں اختیار کیا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام نہیں ہے۔

"اہلحدیث" نام کے سلسلے میں تین سوال کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) اہلحدیث نام کس نے رکھا؟ (۲) کب رکھا؟ اور (۳) کیوں رکھا؟

ہم ہمیشہ پہلے دو سوال کرتے ہیں لیکن ہمارے سوالات کو بدل کر ہمیں اپنی طرف سے وضع کردہ تیسرے سوال کا جواب دیا جاتا ہے گویا پہلے دو سوالوں کا اہلحدیث کے پاس کوئی جواب نہیں۔

رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ تحریر فرمانا کہ بعض صحابۂ کرام نے بھی اہلحدیث کا لقب استعمال کیا ہے تو ایڈیٹر صاحب سے جواباً گزارش ہے کہ براہِ کرم یہ چیز صحیح سند سے ثابت کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ جو دو ایک حدیثیں پیش کی جاتی ہیں وہ جعلی و بناوٹی ہیں، مزید برآں ان میں اہلحدیث کو محدّث کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کیا ہر اہلِ حدیث محدّث ہوتا ہے؟

(۴) ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں :- باطل فرقوں سے امتیاز کے لئے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے لئے اہلِ سنّت والجماعت کی اصطلاح استعمال ہونی شروع ہوئی"۔ (حوالہ مذکور ص۶)

ایڈیٹر صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں :- "پھر جب آگے چل کر "اہلِ سنّت" کہلانے والوں میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تقلیدی سلسلے قائم ہوئے .... تو......... اہلحدیث میدان میں آئے۔" (حوالہ مذکور صـ۶)

جواب :- اگر یہ سلسلہ اسی طرح آگے بڑھتا رہا تو کہاں جا کر رُکے گا؟ کہاں تک امتیازی نام رکھے جائیں گے؟ بتایئے، اگر اہل حدیث کا اسلام جو بقول ایڈیٹر صاحب ابھی تک خالص ہے، آئندہ کسی زمانہ میں ملاوٹی ہو گیا تو سچے اہلحدیث اُس وقت کیا کریں گے؟ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ اہلحدیث کا اسلام ملاوٹی ہو چکا ہے۔ اس میں تصوف و پیری مریدی آچکی ہے، علماء کی تقلید آچکی ہے، بدعات آچکی ہیں، بدعتیوں میں شادی بیاہ جاری ہے، بدعتیوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جاتی ہیں تو اب بتایئے کوئی اور امتیازی نام رکھ لیا جائے یا نہیں؟ ہماری دعوت یہ ہے کہ اب آپ امتیازی نام "مسلم" رکھ لیجئے اور پھر اسے قیامت تک نہ بدلیئے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔

(۵) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :-"یہ مسلک کا لفظ اچھا نہیں لگتا تو اُسے منہاج کہہ لیں۔" (حوالہ مذکور صـ۶)

جواب :- کتنی بے بسی کا عالم ہے، خود ساختہ چیزوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ "منہاج" کہہ لیں، جواباً عرض ہے کہ ہمیں کیا ضرورت اور ہمیں کیا اختیار ہے کہ "دینِ اسلام" کی جگہ "مسلک اہلِ حدیث" یا "منہاج اہلحدیث" کی اصطلاحیں اختیار کریں اور جب کوئی اعتراض کرے تو کہہ دیں، "اچھا یہ نہیں تو یہ نام رکھ لیجئے۔"

(۶) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :-"موصوف نے جماعت المسلمین کا جو اصُول سطورِ بالا میں بیان فرمایا ہے یہی اصول اہلِ حدیث کا ہے۔" (حوالہ مذکور صـ۷)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ لکھوی صاحب کا قول صحیح نہیں اور یہ ہماری تائید ہے۔

(۷) ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں :-"لکھوی صاحب ایک تنظیم کے سربراہ ہیں، پوری جماعت اہلِ حدیث کے غیر مشروط امیر و مطاع نہیں، اوّلاً ایک تنظیم کے سربراہ کے بیان کو پوری جماعت کے مسلک کی نمائندگی قرار دینا صحیح نہیں۔" (حوالہ مذکور صـ۷)

جواب :- یہ ہماری تائید ہے، ایڈیٹر صاحب نے تسلیم کر لیا کہ لکھوی صاحب کا بیان صحیح نہیں۔ اچھا یہ بتایئے کہ جب امیر جماعت کی نمائندگی نہیں کر سکتا تو وہ کون شخص ہے جو جماعت اہلِ حدیث

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی ترجمانی کا اہل ہے، اس کا نام ہمیں معلوم ہونا چاہیئے تاکہ ہم آئندہ اس سے رجوع کریں۔
اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے لکھوی صاحب کی صفائی میں ایک طویل عبارت تحریر فرمائی ہے۔

ایڈیٹر صاحب ہمیں اس صفائی کی ضرورت نہیں۔ آپ تو لکھوی صاحب کے بجائے بس جماعت اہلحدیث کی وکالت کیجیئے اور اس کے لئے آپ کی مندرجہ بالا عبارت ہی کافی ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "خالص اور بے آمیز اسلام کی نشاندہی کرنے کے لئے اگر مسلک اہلحدیث کی اصطلاح استعمال کی جائے جو ٹھیٹھ اسلام کے ہم معنی ہے تو اس میں حرج کی کیا بات ہے؟" (حوالہ مذکور ص۱۱)

جواب :۔ حرج یہی ہے کہ اس اصطلاح کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو دین کا نام اسلام رکھا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کو بدل کر خود ساختہ نام رکھ لیا۔ مزید برآں بقول آپ کے کسی زمانہ میں مسلک اہلِ سنّت بھی تو ٹھیٹھ اسلام کے مترادف سمجھا جاتا تھا، تو کیا جو حشر اس کا ہوا، اس اصطلاح کا نہیں ہو سکتا؟ ہر فرقہ اپنے مسلک کو ٹھیٹھ اسلام کہتا ہے تو پھر مسلک اہلِ حدیث کی اصطلاح میں کون سی خصوصیت باقی رہی؟

(۹) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "خود اللہ تعالیٰ نے اپنے فرماں بردار و اطاعت شعار بندوں کو کہیں اولیاء اللہ کہا، کہیں حزب اللہ۔" (حوالہ مذکور ص۱۱)

جواب :۔ لیکن افسوس ہے تو یہ کہ کہیں اہلِ حدیث نہیں کہا، مزید برآں اولیاء اللہ، حزب اللہ، محسنین یا صابرین یہ سب مسلمین کے صفاتی القاب ہیں، کسی فرقہ کے فرقہ وارانہ امتیازی نام نہیں ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "یہ سب وہ امتیازی نام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ان کے اوصافِ خصوصی کی بناء پر قرآن میں ذکر کئے ہیں۔" (حوالہ مذکور ص۱۳)

ایڈیٹر صاحب کی یہ عبارت ہماری تائید میں ہے یعنی یہ مسلمین کے اوصاف ہیں نہ کہ فرقہ وارانہ نام۔

(۱۰) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔ "جب نظریات میں بُعد المشرقین ہو تو ظاہر ہے کہ وہاں اتحاد و اشتراکِ عمل ممکن ہی کیونکر ہے؟" (حوالہ مذکور ص۱۳)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جواب:۔ ایڈیٹر صاحب کی یہ عبارت بھی ہماری تائید میں ہے؟ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا عمل بھی اسی کے موافق ہے؟ کیا دیوبندیوں اور بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان میں شادی کرنا اسکی تائید کرتا ہے؟

(۱۱) لکھوی صاحب نے لکھا تھا:۔ "ہمارے نزدیک تمام ائمہ حدیث اور فقہاء قابلِ احترام ہیں ۔"
اس قول پر ہم نے تنقید کی تو ایڈیٹر صاحب نے جواباً لکھا کہ "......... لکھوی اور .... مسعود صاحب دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں اور دونوں ہی باتیں صحیح ہیں ۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر مورخہ ۲ ر شوال سنہ ۱۴۰۱ھ ، ص ۱۱)

جواب:۔ یہ بھی ہماری تائید ہے ، اگرچہ ایڈیٹر صاحب نے بلاوجہ لکھوی صاحب کی صفائی کی ہے ۔

(۱۲) اہلحدیث نام کی وکالت کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔ "یہ ایک امتیازی اور وصفی نام ہے جس کی گنجائش قرآن و حدیث ہی سے نکلتی ہے ۔" (حوالہ مذکور ص ۱۲)

جواب:۔ یہ بھی ہماری تائید ہے یعنی اہل حدیث نام قرآن و حدیث میں نہیں ہے ، صرف گنجائش نکلتی ہے ۔

مزید برآں یہ گنجائش بھی ایڈیٹر صاحب کے نزدیک نکلتی ہے ہمارے نزدیک تو گنجائش بھی نہیں نکلتی ، البتہ قرآن و حدیث کی رُو سے یہ نام مزید تفریق و فرقہ بندی کا ذمہ دار ہے ۔

(۱۳) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "مسعود صاحب نے قیاس ورائے کے مقابلے میں قرآن و حدیث کے ماہرین و عاملین کو" ائمہ حدیث "کے لقب سے کیوں یاد کیا؟ انہیں ائمۂ مسلمین کیوں نہیں کہا؟ ما ھو جوابکم فھو جواب لنا ۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر سنہ ۱۴۰۱ھ ص ۱۲)

جواب:۔ پورے مضمون میں ایڈیٹر صاحب نے صرف یہی ایک دلیل دی ہے لیکن یہ دلیل بھی حقیقی نہیں ، الزامی ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے "ائمۂ حدیث" کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے استعمال نہیں کیا ، ہمارے نزدیک پوری اُمّتِ مسلمہ کا نام ائمۂ حدیث نہیں ہے ، یہ صرف علماء کا لقب ہے ، برخلاف اس کے اہلِ حدیث حضرات اہلِ حدیث نام کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں ۔ ان کے نزدیک "اہلِ حدیث" صرف علماء کے لئے مخصوص نہیں بلکہ پوری اُمّتِ مسلمہ کا نام ہے ۔ ایڈیٹر صاحب بتائیں کیا یہی جواب ان کا بھی ہے جو ہم نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیا ہے، اگر نہیں تو ان کا یہ جملہ " ما ھو جوابکم فھو جواب لنا " کس حد تک صحیح ہے؟

⑭ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اہلِ حدیث کا دامن تقلید سے بالکل پاک ہے، وہ کسی عالم کی تقلید نہیں کرتے، اگر انکے ہاں تقلید ہوتی تو اہلِ حدیثوں میں کئی گروہ ہوتے ۔ (تنظیمی حیثیت سے مختلف طریق کار اختیار کرنا بالکل ہی دوسری چیز ہے)۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر ۱۴۰۰ھ صہ ۱۲)

جواب :۔ ایڈیٹر صاحب کا تقلید سے انکار کرنا غالباً لاعلمی پر مبنی ہے، ہم اپنے علم اور تجربہ کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اہلِ حدیث میں تقلید موجود ہے۔ کئی گروہ بھی اہلِ حدیثوں میں موجود ہیں جن کے مابین عقائد میں بھی اختلاف ہے، کوئی تعویذ گنڈے کو جائز ہی نہیں بلکہ اس کا کاروبار کرتا ہے اور کوئی اسے شرک کہتا ہے، کوئی پیری مریدی کرتا ہے اور کوئی اسے بدعت کہتا ہے، کوئی تصوّف کے ساتھ مسنون کا لفظ لگا کر تصوّف کو مسنون قرار دیتا ہے اور کوئی اسے خلافِ شرع سمجھتا ہے، کوئی امامت کا داعی اور کوئی امامت کا منکر، کسی کے ہاں ذکر کے حلقے اور کوئی اس کا منکر۔ غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ، غرباء یہ تنظیمی نام نہیں بلکہ مکتبِ فکر کے خاندانی نام ہیں۔ جیسے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندی، مجددیہ یا حنفیہ، شافعیہ وغیرہ۔

⑮ ہم نے لکھا تھا کہ اہلحدیث " ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ " کے جواب میں " اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا " پڑھتے ہیں اور دلیل کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ "بڑے بڑے علماء پڑھتے آئے ہیں۔" اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "لیکن ہمارے خیال میں یہ جواب کوئی اہلحدیث نہیں دیتا بلکہ اہلحدیث تسلیم کرتے ہیں کہ اس جواب کی صراحت حدیث میں نہیں ہے۔" (حوالہ مذکور صہ ۱۲)

جواب :۔ ایڈیٹر صاحب کا خیال ہے اور ہمارا علم اور مشاہدہ ہے۔ " اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔" (بے شک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا)۔

⑯ ہم نے لکھا ہے، " علمائے اہلحدیث بعض مواقع پر بالکل بے بنیاد فتوے دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔ " بالکل بے بنیاد فتوے دینے کا الزام بالکل غلط ہے۔" (حوالہ مذکور صہ ۱۳)

جواب :۔ وقت میں گنجائش نہیں ورنہ ہم اس کی مثالیں دیتے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۱۷) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "جب کسی مسئلے میں کوئی صحیح حدیث نہ ہو، البتہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا اور اس کے مطابق فتویٰ دینا کوئی جرم نہیں ہے، یہ اصول محدثین میں مسلم چلا آرہا ہے۔" (حوالہ مذکور صلا)

جواب :۔ ضعیف حدیث مشکوک ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا دین مشکوک نہیں، محفوظ ہے، لہٰذا ضعیف حدیث اللہ تعالیٰ کے دین کا جزء نہیں بن سکتی۔ محدثین کی طرف اس اصول کو منسوب کرنے کے خلاف خود الاعتصام میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔

(۱۸) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "یہی خصوصیات اہل حدیث کی بھی ہیں، وہ بھی ان باتوں کے قائل ہیں۔ وہ بھی ترکِ سنّت کو گناہ سمجھتے ہیں اور قول و فعلِ رسولؐ میں تضاد کے قائل نہیں۔" (شمارہ عید الفطر سنہ ۱۴۰۰ھ، ص۱۳)

جواب : اگر واقعی ایڈیٹر صاحب کے یہ عقائد ہیں تو ایڈیٹر صاحب جماعت المسلمین کے قریب آگئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایڈیٹر صاحب کے ذاتی عقائد ہیں، اہلحدیث کے نہیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب کا بیان صحیح ہے تو براہِ کرم اہلحدیث کے تمام فرقے غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ اور صدریہ (غرباء) بڑے بڑے علماء اور مشائخ سے اس پر دستخط کرا دیں ورنہ اگر ہمیں وقت ملا تو انشاء اللہ علمائے اہلحدیث کے تحریری بیانات سے ثابت کریں گے کہ اہلحدیث کے نزدیک ترکِ سنّت گناہ نہیں اور یہ کہ اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں۔

(۱۹) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :۔ "ان کے نزدیک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم واجب التعمیل ہے اِلّا یہ کہ آپؐ کے کسی حکم کو وجوب پر محمول کرنا متعذر ہو .... غالباً ...... مسعود صاحب کے ذہن میں کوئی صورت ایسی نہیں بنتی جہاں وجوب متعذر ہو۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر سنہ ۱۴۰۰ھ، ص۱۳ و ص۱۴)

جواب :۔ یہ ہماری تائید ہے تاہم ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ ایڈیٹر صاحب کا ذاتی عقیدہ ہے۔ اگر وقت ملا تو انشاء اللہ پھر کبھی ہم ایسی مثالیں پیش کریں گے، جن میں قرائن صارفہ کی عدم موجودگی اور قرائن موجبہ کے پائے جانے کے باوجود اہلحدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نفل مانا ہے۔ (امثال کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "اسلام کی مسخ شدہ شکلیں") قرینہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صارفہ کی عدم موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرض نہ ماننا بے دینی ہے۔ اسے علمی اختلاف کہہ کر ٹالنا قطعاً صحیح نہیں۔ ترکِ سنت کو جائز سمجھنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل میں تضاد تسلیم کرنا، بغیر کسی قرینہ صادقہ کے استحباب پر محمول کرنا (اگرچہ ذاتی طور پر ایڈیٹر صاحب اس کے قائل نہ ہوں) اور فرقہ وارانہ نام رکھنا یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہم اہلحدیث سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہیں۔

اس سلسلے میں ہم ایڈیٹر صاحب کو ماہنامہ "محدث" کے دو اقتباسات کی طرف توجہ دلاتے ہیں :-

جناب عزیز زبیدی صاحب لکھتے ہیں :۔ "یہ تلمیحی نام ایسی شئے نہیں ہے کہ اس سے کوئی بدکے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی فرقہ اپنے اپنے فرقہ کی شخصی نسبتوں سے دستبرداری کے لئے ہم سے اس جائز نسبت کے ایثار کا مطالبہ کرتا ہے تو ہم اسے بھی خوش آمدید کہیں گے۔" (ماہنامہ محدث لاہور بابت ماہ جمادی الاوّل والآخرہ سنہ ۱۴۰۱ھ، ص ۲۲۶)

جناب عزیز زبیدی صاحب اسی ماہنامہ میں اسی صفحہ پر ایک اور جگہ لکھتے ہیں :۔ "گو اہلِ حدیث کوئی شخصی نسبت نہیں ہے جیسا کہ دوسرے فرقوں کی بات ہے تاہم اگر اس نسبت کی قربانی دے کر دوسری فرقہ وارانہ نسبتوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے تو ذاتی طور پر مجھے اہلحدیث کہلانے پر اصرار نہیں ہے۔"

اہلحدیث حضرات! کیا یہی ہے اہلِ حدیث نام کی قدر وقیمت؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ "مسلم" نام کی بھی یہی قدر وقیمت ہے؟ کیا "مسلم" نام کو بھی اتفاق واتحاد کی بھینٹ چڑھایا جا سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں، تو پھر مسلم اور اہلحدیث کا فرق ظاہر ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام کے ذاتی عقائد کی بنیاد پر ہم میں اور ان میں بہت کم فاصلہ رہ گیا ہے۔ کاش وہ اہلحدیث نام کی قربانی دے کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں۔

ہم اہلِ حدیث کو فرقہ سمجھتے ہیں، مولوی عزیز زبیدی صاحب بھی ہماری تائید کرتے ہیں۔ زبیدی صاحب فرماتے ہیں :۔ "جیسا کہ اب موجودہ جماعت اہلِ حدیث کا حال ہے کہ اب وہ تحریک کے بجائے ایک فرقہ بن کر رہ گئی ہے۔" (ماہنامہ محدث بابت ماہ جمادی الاولیٰ والآخرہ سنہ ۱۴۰۱ھ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ص۲۲۶)

زبیدی صاحب کی مذکورہ بالا تائید کی روشنی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم "فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا" (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کی تعمیل میں ہم فرقہ اہل حدیث سے علیحدہ ہونا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب! آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرض سمجھتے ہیں لہٰذا اس عقیدہ کا عملی ثبوت پیش کرتے ہوئے آپ بھی فرقہ اہلحدیث سے علیحدہ ہوجائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ کی تعمیل میں جماعت المسلمین میں شامل ہوجائیں، گھبرائیں نہیں، اللہ پر بھروسہ رکھیں، اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

(۲۰) چلتے چلتے ہم ایڈیٹر صاحب اور قارئین کرام کی توجہ مندرجہ ذیل اقتباس کی طرف بھی مبذول کراتے ہیں۔ مولوی ابو الاشبال شاغف صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ نام من جانب اللہ ہمیں دربارِ رسالت سے ملا ہے، صحابہؓ وتابعینؒ اور تبع تابعینؒ سب اہلِ حدیث کہلاتے تھے۔" (الاعتصام مورخہ ۵ محرم ۱۴۰۱ھ ص۱)

جواب:۔ سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ پہلے زمانے میں بعض دشمنانِ اسلام نے حدیثیں گھڑیں: لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں کہ اس زمانہ میں بھی حدیثیں گھڑی جارہی ہیں۔ کیا ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ الاعتصام وہ حدیث پیش فرمائیں گے جس میں دربارِ رسالت سے اس نام کا ثبوت ملتا ہے یا صحابہ کرامؓ سے؟

(۲۱) آگے چل کر شاغف صاحب لکھتے ہیں:۔ "جب تقلیدی نسبتوں نے زور پکڑا تو اس سے امتیاز کرنے کے لئے اہلحدیث نے اپنا وہ نام جو بذریعہ وحی خفی ملا تھا مشہور کیا۔" (الاعتصام مورخہ ۵ محرم ۱۴۰۱ھ، ص۱)

جواب:۔ کیا شاغف صاحب یا ایڈیٹر صاحب الاعتصام جناب صلاح الدین صاحب جنہوں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ یہ مضمون شائع کیا ہے، اُس وحی خفی کا حوالہ دیں گے؟ کیا اب بھی یہ کہنا غلط ہے کہ اہلحدیث علماء بھی دوسرے فرقوں کے علماء سے پیچھے نہیں؟

(۲۲) ہم کہتے ہیں اہلِ حدیث مقلد ہیں، ایڈیٹر صاحب اس کا انکار کرتے ہیں اور عام اہلحدیث بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس پر بگڑ جاتے ہیں لہٰذا ہم انہی کے ایک محقق عالم کا قول پیش کرتے ہیں۔ سنیئے، مولوی ابو عمر عبد العزیز صاحب نورستانی مدرس الجامعۃ اثریہ پشاور تحریر فرماتے ہیں:۔

جواب :۔ جب کسی فعل کا ثبوت نماز کے اندر ثابت نہیں ہے اس کو نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہمارے اہلحدیث بعض وقت ایسی اندھی تقلید کرتے ہیں کہ مقلدین سے بھی ان کی تقلید بدتر ہوتی ہے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (کتاب الوتر ص۱۱۵)

جب ہم اہل حدیث کی کسی بدعت وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو بعض حضرات اور خود ایڈیٹر صاحب الاعتصام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ انفرادی غلطیاں ہیں۔ اس کو پوری جماعت کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں، ہم کہتے ہیں کہ جب اہلِ حدیث عوام کی اکثریت بلکہ علماء بھی اسی بدعت میں مبتلا ہوں تو ہم کیوں نہ اس کی پوری جماعت کی طرف منسوب کریں؟ ہمیں تو تعجب ہے کہ بعض اہلِ حدیث حضرات جو بدعت کو بدعت تسلیم کرتے ہیں پھر وہ کیسے ان بدعتیوں کو اہل حدیث بھی سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے رہتے ہیں اور اُن کے خلاف کوئی آواز بھی نہیں اُٹھاتے؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کے متعلق غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

تمہید جمعیت اہلحدیث بھاولپور نے ایک کتابچہ "مسعود بی، ایس سی کی جماعت المسلمین پر ایک نظر" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ یہ کتابچہ خود ساختہ فرقہ وارانہ نام کی حمایت اور اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کی مخالفت کا شاہکار ہے۔ اسے ایک محقق صاحب نے تحریر کیا ہے، جنہوں نے اپنے نام کو پردۂ خفا میں رکھا ہے، غالباً اس لئے کہ ان کی شہرت کو بٹہ نہ لگے، کیونکہ ہر سنجیدہ آدمی اس کتابچہ کے مضمون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور لکھنے والے کے متعلق بُری رائے قائم کرنے پر مجبور ہوگا۔ کاش محقق صاحب پردہ میں بیٹھنے کے بجائے سامنے آتے۔

ہم مناظرہ میں الجھنا نہیں چاہتے اس لئے کہ اس سے ٹھوس کاموں میں خلل واقع ہوتا ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض نوجوانوں نے ہمیں مجبور کیا کہ اس کتابچہ کا جواب لکھا جائے لہٰذا ہمیں جواب کے لئے قلم اٹھانا پڑا، تاہم ہم نے اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے تفصیلی جواب سے گریز کیا ہے، مختصر جواب دے دیا ہے تاکہ سمجھنے والے سمجھ جائیں۔

ہم اپنے اس مضمون میں محقق صاحب کے اعتراض کو "غلط فہمی" کے عنوان سے ذکر کریں گے اور اپنے جواب کو "ازالہ" کے عنوان سے۔ وباللّٰہِ التوفیق۔

محقق صاحب کی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

غلط فہمی محقق صاحب اپنی جماعت یعنی اہلحدیث کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہی اہل حق ہیں جن کو چومُکھی لڑائی لڑنی پڑتی ہے، کبھی اِس محاذ پر اور کبھی اُس محاذ پر۔" (کتابچہ ص۳ سطر۳)

ازالہ لیکن جماعت المسلمین کے محاذ پر انہیں بہت بڑی شکست کا منہ دیکھنا پڑا، اپنے فرقہ کو فرقہ واریت کی چھاپ سے نہ بچا سکے اور نہ اپنے فرقہ وارانہ نام کا ثبوت قرآن و حدیث سے دے سکے۔ فللّٰہ الحمد۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محقق صاحب نے جماعت اہلحدیث کو اہلِ حق کہا ہے۔ ان کے اس دعوے کے ابطال کے لئے ہم قارئینِ کرام کی توجہ بطور نمونہ مندرجہ ذیل اقتباس کی طرف مبذول کراتے ہیں:-

"یہ نام منجانب اللہ ہمیں دربارِ رسالت سے ملا ہے، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سب اہلِ حدیث کہلاتے تھے۔" (الاعتصام مورخہ ۵ محرم ۱۴۱۰ھ ص۱)

محقق صاحب، کیا اس عبارت میں حق بیان کیا گیا ہے؟ کیا اس نام کو دربارِ رسالت کی طرف منسوب کرنا افتراء نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو محقق صاحب براہِ کرم جماعت اہلحدیث کے ترجمان "الاعتصام" کی صفائی میں وہ حدیث پیش فرمائیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام دیا ہو، ہمیں معلوم ہے کہ محقق صاحب ایسی حدیث پیش نہیں کرسکیں گے اور ہرگز پیش نہیں کرسکیں گے تو اپنے کو اہلِ حق کہنے کے بجائے کچھ اور کہیں تو مناسب ہے۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:- "وہ نام قرآن و حدیث کا لیتے ہیں لیکن مخالفت اہلحدیث کی کرتے ہیں۔" (کتابچہ ص۳ سطر۱۱)

ازالہ ہم قرآن و حدیث کا نام بھی لیتے ہیں اور اس کی موافقت بھی کرتے ہیں مثلاً ہم فرقوں کی مخالفت کرتے ہیں اس لئے کہ قرآن و حدیث میں فرقوں کی مذمت آئی ہے۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:- "ترقی کرکے تو آدمی اہلِ حدیث بنتا ہے، اہلحدیث سے ترقی کرکے وہ پھر کدھر جاسکتا ہے۔" (کتابچہ ص۴ سطر۳ و۴)

ازالہ محقق صاحب کے ان الفاظ سے تعلّی اور فخر کا اظہار ہوتا ہے جس کا انہوں نے ہمیں الزام دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ ص۳ سطر۹)

فرقہ واریت سے تائب ہو کر آدمی مسلم بنتا ہے، یہ ترقی نہیں تو اور کیا ہے؟

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:-

"اگر جماعۃ المسلمین کا لفظ حدیث یشھدن جماعۃ المسلمین (عورتیں جماعۃ المسلمین کے ساتھ عیدگاہ جائیں) میں اس معنیٰ میں ہوتا جس معنیٰ میں مسعود صاحب نے کہ ایک نیا فرقہ کھڑا کر دیا ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف عورتوں کو ہی حکم دیتے کہ وہ جماعت المسلمین کے ساتھ عیدگاہ جائیں، مردوں کو حکم

نہ دیتے کہ وہ بھی جماعت المسلمین کے ساتھ عید پڑھیں، کسی اور فرقہ کے ساتھ نہ جائیں،

کیا جماعت المسلمین صرف عورتوں کے لئے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ہی حکم دیا۔" (کتابچہ ص۵، سطر ۲ تا ۴)

ازالہ افسوس، محقق صاحب نے صحیح بخاری کو دیکھنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ "فیشھدن جماعۃ المسلمین" توان عورتوں کے متعلق کہا جارہا ہے جو اذیتِ ماہانہ کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں، ان کو غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ وہ اس فطری عذر کی بناء پر عیدگاہ نہ جائیں تو کوئی حرج نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی متوقع غلط فہمی کو دور کر دیا، فرمایا: "رہیں وہ عورتیں جو اذیتِ ماہانہ میں ہوں تو وہ بھی جماعت المسلمین کے ساتھ (عیدگاہ میں) حاضری دیں اور اُن کی دعاؤں میں شریک ہوں لیکن ان کی نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب اعتزال الحیض المصلی)

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:۔" سب سے پہلے محدثین جماعت المسلمین کی بنیاد رکھتے۔" (کتابچہ ص۵ سطر ۸)

ازالہ محدثین کے زمانہ میں تو جماعت المسلمین موجود تھی اور وہ اُس جماعت المسلمین میں شامل تھے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی تھی اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مسلسل چلی آرہی تھی۔

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں:۔" رسول کریم نے اُسی جماعت المسلمین کے بارے میں تو فرمایا تھا لَا تزال طائفۃ من امتی کہ وہ ہمیشہ رہے گی ...... مسعود صاحب یا تو اپنی جماعت کا اس نام کے ساتھ ہر زمانہ میں موجود ہونا ثابت کریں ورنہ تسلیم کریں کہ وہ جماعت المسلمین آپ والی جماعت نہیں بلکہ وہ جماعت المسلمین اہلحدیث ہی ہے جو شروع زمانے میں اپنے <u>اصلی نام</u> سے موسوم تھی۔" (کتابچہ ص۶)

ازالہ ناظرین کرام خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں، محقق صاحب لکھتے ہیں کہ "وہ جماعت المسلمین اہلحدیث ہی ہے جو شروع زمانہ میں اپنے <u>اصلی نام</u> سے موسوم تھی۔" اصلی نام سے مراد جماعت المسلمین کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے، محقق صاحب نے تسلیم کر لیا کہ شروع زمانہ میں جماعت المسلمین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

موجود تھی اور بقول محقق صاحب اپنے اصلی نام کے ساتھ موجود تھی، اب ہمیں شروع زمانہ میں جماعت المسلمین کا وجود ثابت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب یہ محقق صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ شروع زمانہ میں اہلحدیث نام کی کسی جماعت کا وجود ثابت کریں ورنہ اس جماعت کو چھوڑ دیں جو شروع زمانہ میں نہیں تھی۔

رہا محقق صاحب کا یہ فرمانا کہ "لا تزال طائفۃ من امتی" کے بموجب جماعت المسلمین کا ہمیشہ پایا جانا ضروری ہے تو بالکل اسی بنیاد پر ہر زمانہ میں اہلحدیث جماعت کا پایا جانا ضروری ہے اور بالکل انہی صفات کے ساتھ جو احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صفات درج ذیل ہیں:۔

(۱) وہ حق پر غالب ہوں گے، جو انہیں چھوڑ دیگا وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (صحیح مسلم عن ثوبان رضؓ)۔

(۲) وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ (صحیح مسلم عن مغیرۃ رضؓ)

(۳) یہ دین اسی طرح قائم رہے گا، اس دین کے لئے مسلمین کی ایک جماعت جنگ کرتی رہیگی۔ (صحیح مسلم عن جابر بن سمرۃ رضؓ)

(۴) وہ حق پر جنگ کرتے رہیں گے۔ (صحیح مسلم عن جابر بن عبداللہ رضؓ)

(۵) وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ (صحیح مسلم عن معاویۃ رضؓ)

(۶) مسلمین کی ایک جماعت ہمیشہ حق کے لئے جنگ کرتی رہے گی۔ (صحیح مسلم عن معاویۃ رضؓ)

(۷) میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے امر کے لئے جنگ کرتی رہے گی، وہ اپنے دشمن پر قاہر ہوں گے (صحیح مسلم عن عبداللہ بن عمرو رضؓ)

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ جماعت، مسلمین کی ایک جماعت ہوگی، وہ جماعت ہمیشہ جنگ کرتی رہے گی اور اپنے دشمن پر قاہر و غالب ہوگی۔ محقق صاحب ذرا بتائیں کہ تاریخ کے گذشتہ ادوار میں وہ کونسی جماعتِ اہلحدیث تھی جو ان صفات پر پوری اترتی ہو اور وہ ہر زمانہ میں مسلسل رہی ہو؟

محقق صاحب "لا تزال" سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ جماعت ہمیشہ رہے گی کبھی منقطع نہیں ہوگی تو پھر اہلحدیث جماعت کا یہی حال رہا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور کبھی منقطع نہیں ہوئی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جماعت اہلحدیث کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں بنی، اس سے پہلے وہ کہاں تھی؟ محقق صاحب، کیا آپ صدیوں کے اس خلاء کو پُر کر سکتے ہیں، دوسرے ممالک کے لوگ نہ تو اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور نہ اس جماعت کو پہچانتے ہیں، البتہ ماضی میں آمد و رفت و ربط و ضبط زیادہ ہو جانے کے باعث بعض ممالک میں کچھ تعارف ہو گیا ہے۔

"لاتزال" سے ہمیشہ رہنا اور منقطع نہ ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ (اے رسُول!) آپ بنی اسرائیل کی طرف سے ہمیشہ کسی نہ کسی خیانت کی خبر سنتے رہیں گے۔ (المائدۃ ـ ۱۳)

ظاہر ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر وقت و ہر آن مسلسل خیانت کی خبریں نہیں آتی تھیں بلکہ وقفے کے ساتھ آتی تھیں، لہٰذا "لاتزال" سے غیر منقطع ہونے کا استدلال صحیح نہیں۔

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ "جبریل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے متعلق وصیّت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ وہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب وصحیح مسلم کتاب البر)

اس حدیث سے بھی ظاہر ہوا کہ (مازال) سے تسلسل بلا انقطاع مراد نہیں بلکہ جبریل کی وصیّت وقفوں کے ساتھ جاری رہتی تھی۔

چلتے چلتے ہم ایک اہلِ زبان سے (لاتزال) کے مفہوم بالانقطاع کا عملی ثبوت بھی پیش کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔

"بیٹھ جاؤ اور (دودھ) پیو، میں نے پیا، آپ نے فرمایا اور پیو، میں نے (اور) پیا، آپ نے فرمایا اور پیو، میں نے (اور) پیا، میں برابر پیتا رہا اور آپ فرماتے رہے "اور پیو" یہاں تک کہ میں نے کہا اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اب میں اس کے لئے جگہ نہیں پاتا۔"

(رواہُ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی، المستدرک کتاب الھجرۃ جزء ۳ ص ۱۶)

دودھ کا پینا وقفوں کے ساتھ جاری تھا نہ کہ مسلسل بلا انقطاع، لہٰذا ثابت ہوا کہ اس حدیث میں "لم ازل" سے یہاں بھی "مسلسل بلا انقطاع" مراد نہیں ہے۔

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے ثابت ہوا کہ "لاتزال" سے ہمیشہ مسلسل بلا انقطاع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(COTINUOUS) ہی مراد نہیں ہوتا بلکہ مسلسل بالانقطاع (CONTINUAL) بھی مراد ہوتا ہے اور حدیث "لا تزال طائفۃ من امتی" میں یہی مراد ہے یعنی وقفوں کے ساتھ جاری رہنا اور یہ چیز حدیث سے بھی ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ "تم جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنا۔" حضرت حذیفہؓ نے پوچھا :۔ "اگر مسلمین کی نہ جماعت ہو اور نہ امام (تو کیا کروں) ؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ "پھر بھی تم ان تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث سے بالبداہت ثابت ہوا کہ جماعت المسلمین کا تسلسل بالانقطاع ہوگا، اس کے وجود میں وقفے آتے رہیں گے، اگر محقق صاحب کو یہ وقفے منظور نہیں تو یہ چیز خود اُن کے بھی خلاف پڑے گی، محقق صاحب بتائیں کہ اس زمانہ میں جماعت اہلحدیث کس مقام پر جنگ کر رہی ہے ؟ یا آج سے دس بیس سال پہلے کس مقام پر جنگ کر رہی تھی ؟ اور وہ کون سے دشمن تھے جن پر وہ غالب و قاہر تھی۔ ؟

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں :۔ "رسول کریمؐ نے جہاں گمراہ فرقوں کا ذکر کرکے ایک ناجی فرقے کا ذکر کیا ہے وہاں انہوں نے جماعت المسلمین کا نام نہیں لیا .... بلکہ ما انا علیہ واصحابی کہا۔" (کتابچہ ص۸، سطر ۳ تا ۶)

ازالہ محقق صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں ایک حدیث نقل کی ہے "ما انا علیہ وَ اصحابی"۔ محقق صاحب اس حدیث کو صفحہ ۶، سطر ۱۹ میں بھی پیش کر چکے ہیں، وہاں محقق صاحب لکھتے ہیں :۔ "کہ ان کا مذہب اہل سنّت والجماعت ہوگا"۔ قارئین کرام غور فرمائیں کیا یہ تحریف معنوی نہیں ہے ؟ الفاظ کچھ، ترجمہ کچھ۔ اہلحدیث کو چاہیئے کہ اب کتاب و سنّت کا استعمال چھوڑ دیں اور یہی اصطلاح استعمال کریں جو محقق صاحب نے تجویز کی ہے۔

محقق صاحب نے تحقیق نہیں کی اور افسوس ہے کہ اس حدیث کو پیش کر دیا، یہ حدیث ضعیف ہے اور حجت کے قابل نہیں ہے اور صحیح حدیث کے بھی مخالف ہے، علامہ محمد ناصر الدین الالبانی لکھتے ہیں "علتہ عبد الرحمٰن بن زیاد الافریقی وھو ضعیف" (مشکوٰۃ مع تعلیقات للالبانی جزء اوّل ص۶۱) اس کی علت عبد الرحمٰن بن زیاد افریقی ہے اور وہ ضعیف ... [illegible]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سلسلہ کی صحیح حدیث یہ ہے :-

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-" اس ملت کے ۷۳ حصّے ہو جائیں گے، ۷۲ دوزخ میں (جائیں گے) اور ایک جنّت میں اور وہ (حصّہ) جماعت ہوگی۔" (ابوداؤد، کتاب السنۃ جزء ۲ ص ۲۸۳)

یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے۔ علامہ الالبانی لکھتے ہیں :-" وسندھما صحیح "۔ (مشکوٰۃ مع تعلیقات للالبانی جزء اوّل ص ۶۱)

دیکھئے اس حدیث میں جماعت کا لفظ موجود ہے، اگر یہ کہا جائے کہ اس حدیث میں جماعت المسلمین نہیں ہے، صرف جماعت ہے تو سوال یہ ہے کہ آخر وہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی، ظاہر ہے کہ وہ جماعت، مسلمین ہی کی ہوگی خصوصاً ایسی حالت میں کہ دوسری احادیث میں جماعت کا مضاف الیہ " المسلمین " موجود ہے، دو احادیث صحیح بخاری کے حوالہ سے اوپر گذر چکی ہیں، ایک حدیث اور ملاحظہ فرمائیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-" تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کے معاملہ میں مؤمن کا قلب خیانت نہیں کرتا : عمل کو خالص اللہ کے لئے کرنا، امراء کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین سے چپٹے رہنا۔ (رواہ الحاکم وصححہ علی شرط البخاری ومسلم ووافقہ الذہبی۔ المستدرک جزء اوّل ص ۸۸)

دیکھنا یہ ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں محقق صاحب کا دل کیا کہتا ہے، محقق صاحب اگر تحقیق کا ادا کرنا چاہیں تو انہیں یہ مضاف الیہ اور بھی حدیثوں میں مل سکتا ہے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :-" کوئی اچھا لقب رکھنا بھی گمراہی ہے۔" (کتابچہ ص ۸ سطر ۹)

ازالہ | کسی اچھے لقب کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت سے رکھنا گمراہی ہے۔ اچھا لقب تو اہلِ قرآن بھی ہے تو کیا آپ اس لقب سے اپنی جماعت کو موسوم کرنے کے لئے تیار ہیں؟

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :-" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا " لا یبقی من الاسلام الا اسمہ "

ازالہ | محقق صاحب نے تحقیق نہیں کی، یہ حدیث بھی ضعیف ہے، اس میں ایک راوی بشر بن الولید القاضی ضعیف ہے۔ (مشکوٰۃ مع تعلیقات للالبانی جزء اوّل ص ۹۱)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہلِ حدیث کی یہ بھی ایک خصوصیت ہے کہ ان کے ہاں محقق بھی یہ نہیں دیکھتے کہ جو حدیث وہ پیش کر رہے ہیں وہ صحیح بھی ہے یا نہیں، حدیث کے نام سے جو کچھ ملا لکھنے سے مطلب، مخالف مانے یا نہ مانے قارئین تو مرعوب ہو جائیں گے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :۔ "آپ دونوں نے سلف و خلف کو مشرک، گمراہ اور فرقہ پرست قرار دے دیا۔" (کتابچہ ص۱۳، سطر ۲)

ازالہ | یہ جماعت المسلمین پر الزام ہے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :۔

"آپ کوئی ایسی دلیل پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ مسلم کے علاوہ کوئی اور نام جائز نہیں۔"

ازالہ | نام تو وہی ہے جو اللہ تعالےٰ نے رکھا البتہ مسلم کے وصف بیان کئے جا سکتے ہیں لیکن کسی وصف کو فرقہ وارانہ امتیازی نام کی حیثیت دینا فرقہ واریت کو جنم دیتا ہے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے :" اگر مذہب صحیح ہو تو مذہب کی مناسبت سے کئی نام ہو سکتے ہیں، ناموں کو اتنی اہمیت نہیں۔" (کتابچہ ص۱۵، سطر ۲)

ازالہ | نام کی جگہ وصف کیسے لے سکتا ہے؟ نام نام ہے اور وصف وصف ہے۔ ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ کسی وصفی نام کو فرقہ وارانہ امتیازی نام بنا لینا کہاں تک صحیح ہے، محقق صاحب اصل سوال کے جواب سے اعراض کر رہے ہیں جس سے قارئین کو دھوکا ہونے کا امکان ہے۔

محقق صاحب اگر آپ کا مذہب صحیح ہے تو پھر آپ کی جماعت کے فرقے کیسے بن گئے۔ ایک فرقہ کہتا ہے "مقلد مشرک ہے، اس کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔" دوسرا کہتا ہے "مقلد مشرک نہیں، اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔" ایک فرقہ امامت کا قائل، ان کے نزدیک ان کے امام کو نہ ماننے والا جاہلیت کی موت مریگا، دوسرا اس کا منکر۔ ایک تعویذ گنڈے کو شرک کہتا ہے، دوسرا اُسے حلال و طیّب سمجھتا ہے، یہ سب اہلحدیث ہیں تو بتایئے کونسا مذہب صحیح ہے، اگر ناموں کو اتنی اہمیت حاصل نہیں تو آپ اپنے کو غرباء اہلحدیث کیوں نہیں کہتے۔

مزید برآں اگر یہ صحیح ہے کہ ناموں کو اتنی اہمیت نہیں تو پھر اہلحدیث نام کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے؟ اگر اہلحدیث نام غیر اہم ہے تو اسے اتحاد کے عظیم مقصد کی خاطر خیر باد کیوں نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کتے، اہلحدیث کے ایک محقق عالم نے کیا خوب تحریر فرمایا ہے :-

"گو اہلحدیث کوئی شخصی نسبت نہیں ہے جیسا کہ دوسرے فرقوں کی بات ہے تاہم اگر اس نسبت کی قربانی دے کر دوسری نسبتوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے تو ذاتی طور پر مجھے اہلحدیث کہلانے پر کوئی اصرار نہیں ہے۔" (ماہنامہ "محدث" لاہور، بابت جمادی الاولیٰ والآخرۃ سنہ ۱۴۰۰ھ)

محقق صاحب مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں اتحاد کی طرف قدم بڑھائیے۔ اہلحدیث شخصی نسبت نہ سہی فرقہ وارانہ نام تو ضرور ہے، فرقوں کو ختم کرنے کے لئے فرقہ وارانہ ناموں کو پہلے ختم کرنا ہوگا۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :- "بقول آپ کے مسلم اس کا اصلی نام ہے یعنی علم ہے اہلحدیث اس کا وصفی نام ہے یعنی لقب ہے۔" (کتابچہ ص ۱۷، سطر ۲۱)

ازالہ | لیکن کسی وصفی نام یا لقب کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت نہیں دی جا سکتی، اہلحدیث فرقہ وارانہ نام ہے ورنہ وصفی لحاظ سے تو احناف اور شیعہ وغیرہ بھی اپنے کو اہلحدیث کہنے سے انکار نہیں کرتے۔

غلط فہمی | محقق صاحب لکھتے ہیں :- "اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ .... الخ اگر مسلم عَلَم ہوتا تو اندازِ بیان یہ نہ ہوتا۔" (کتابچہ ص ۱۸، سطر ۱۰،۱۱)

ازالہ | اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے "هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ" (الحج - ۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا، لہٰذا مسلم نام عَلَم ہوا لیکن محقق صاحب فرماتے ہیں کہ مسلم عَلَم نہیں۔ بتلائیے کس کی مانیں؟ اللہ تعالیٰ کی یا محقق صاحب کی؟

اس آیت میں آگے اللہ تعالیٰ نے مسلمین کے اوصاف نقل کئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ان اوصاف میں بھی "اہلحدیث" کا ذکر نہیں۔

اگر بقول محقق صاحب مسلم بھی وصفی نام ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے صرف ایک صفت کو نام کا درجہ دیا، کسی اور صفت کو نام کا درجہ کیوں نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں فرمایا "هُوَ سَمّٰكُمُ الصَّابِرِيْنَ"، "هُوَ سَمّٰكُمُ الْخٰشِعِيْنَ"، "هُوَ سَمّٰكُمْ اهل الْحَدِيث"؟ آخر مسلم نام میں اور دوسرے وصفی القاب میں کچھ تو فرق ہے۔

غلط فہمی | محقق صاحب فرماتے ہیں :- "اسی طرح اپنے آپ کو مسلم کہنا اور جماعت المسلمین بنانا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائز نہیں "

ازالہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) قُوْلُوْٓا ...... نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ کہو ...... ہم اللہ کے مسلم ہیں۔(البقرۃ۔۱۳۶)

(۲) قُلْ ...... نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ کہہ ...... ہم اللہ کے مسلم ہیں (آل عمران ۔ ۸۴)

(۳) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران ۔ ۶۴) اگر وہ منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ " گواہ رہو کہ ہم تو مسلم ہیں "

(۴) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ ۔ ۳۳) بات کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے ، عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ میں مسلین میں سے ہوں ۔

اللہ تعالیٰ تو فرمائے کہ مسلم کہو اور محقق صاحب فرماتے ہیں کہ مسلم کہنا جائز نہیں ، محقق صاحب اگر تحقیق فرماتے تو قرآن مجید سے ہی ان کی تمام الجھنیں دور ہو جائیں ۔

غلط فہمی محقق صاحب فرماتے ہیں :- " میں کہتا ہوں اس سمّاکم کے " کُم " سے کون لوگ مراد ہیں ، کیا صرف صحابہ یا بعد والے بھی ، اگر بعد والے بھی تو پھر کیا آپ اس " کُم " میں شامل ہیں یا نہیں "

(کتابچہ ص ۲۰ سطر ۱۷ و ۱۸)

ازالہ سوال کیا ہے شاہکار ہے ، قارئین کرام بتائیں کہ وہ اس " کُم " میں شامل ہیں یا نہیں ، اگر نہیں ہیں تو پھر کیا وہ مسلم نہیں ہیں ؟

غلط فہمی محقق صاحب لکھتے ہیں :- " زندگی زندگی کوئی اس نام کا مستحق نہیں کیونکہ فرمانبرداری مکمل ہونے سے پہلے یہ نام رکھا ہی نہیں جا سکتا " (کتابچہ ص ۲۲ ، سطر ۱۴)

" مُسلم ہونے کی ڈگری زندگی زندگی نہیں ملتی " (کتابچہ ص ۲۳ ، سطر ۱۳ و ۱۴)

ازالہ محقق صاحب کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو زندگی بھر اپنے کو " مسلم " کہنے کا حق نہیں ، محقق صاحب بتائیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے کیوں بار بار کہا کہ اپنے کو " مسلم " کہو اور اہل کتاب کو بھی اپنے " مسلم " ہونے کا گواہ کر لو ، یہ آیات ص و ص پر ملاحظہ فرمائیں ۔

محقق صاحب یہ تو بتایئے کہ اگر ہم اپنے کو مسلم نہیں کہہ سکتے تو کیا " غیر مسلم " کہیں ؟ براہ کرم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جواب قرآن مجید یا حدیث صحیح سے دیجئے۔

غلط فہمی محقق صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔" یوسف علیہ السّلام نے بھی موت کے وقت مسلم ہونے کی دُعاء کی، رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا۔" اللہ مجھے مسلم ہونے کی حالت میں موت دینا یعنی مسلم بنا کر مارنا "........" موت سے پہلے کوئی آدمی مکمل مسلم نہیں ہوتا۔" (کتابچہ ص۲۳ سطر ۱۸ و ۲۰)

" جب انبیاء موت تک مسلم ہونے کی دُعاء کرتے رہے تو آپ کا زندگی میں مسلم ہونے کا دعویٰ کرنا اور مسلمین کہلانا، جماعت المسلمین نام کی جماعت بنانا بچکانہ حرکت نہیں تو اور کیا ہے۔" (کتابچہ ص۲۴ سطر ۱۵ تا ۱۷)

ازالہ محقق صاحب کی عبارتوں سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السّلام بھی زندگی میں مکمل مسلم نہیں تھے، محقق صاحب تو پھر ان انبیاء علیہم السّلام سے تو عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ کے مسلم ہی اچھے رہے کہ انہوں نے صاف صاف کہدیا کہ ہم مسلم ہیں :۔

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٥ آپ گواہ رہیئے کہ ہم مسلم ہیں۔

(آل عمران ۔ ۵۲)

بلکہ ان انبیاء علیہم السّلام سے تو جنّات ہی اچھے رہے کہ وہ کہتے ہیں :۔

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ (جن ۔ ۱۴) ہم میں سے بعض مسلم ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اہلِ کتاب جو مؤمن ہوئے انہوں نے صاف صاف اعلان کیا :۔

اِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ (قصص ۔ ۵۳) ہم تو اس سے پہلے ہی مسلم تھے۔

اشکال اگر یہ اشکال ہو کہ پھر انبیاء علیہم السّلام مسلم بننے کی دعاء کیوں کرتے تھے اور اس طرح کیوں دُعاء کرتے تھے کہ ہمیں بحالت مسلم موت دے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مسلم بننے کی دُعاء نہیں کرتے تھے بلکہ مسلم بنائے رکھنے کی دعاء کرتے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ موت کے وقت تک ہم مسلم رہیں اور یہ چیز بغیر توفیقِ الٰہی کے نہیں ملتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعاء کرتے تھے " اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ " تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صراطِ مستقیم پر نہیں تھے، ضرور تھے لیکن صراطِ مستقیم پر استقامت اور منزلِ مقصود تک پہنچ جانا یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے اور اسی توفیق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی آپ دُعاء کرتے تھے اور کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

محقق صاحب نے ہم پر الزام لگایا ہے کہ ہم نے آیتوں کا ترجمہ غلط کیا ہے، یہ ان کا اپنا خیال ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اگر ان کو اپنی بات پر اصرار ہے تو وہ بتائیں کہ کیا انہوں نے مندرجہ ذیل آیتوں کا ترجمہ صحیح کیا ہے :-

(۱) اِنی ،مرت ان اکون اول من اسلم (کتابچہ ص۲۴) جونہی اللہ کا حکم آئے سب سے پہلے فرمانبردار تو کر۔

خطِ کشیدہ عبارت کن الفاظ کا ترجمہ ہے ؟

(۲) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (کتابچہ ص۱۳) اے نبیؑ پہلے نبیوں کی لائن میں رہیئے۔

محقق صاحب نے ہم پر تو غلط ترجمہ کا الزام لگایا ہے اور خود ص۲۳ پر قرآن مجید کی آیت بھی غلط نقل کی ہے "رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا" ان الفاظ کے ساتھ یہ آیت قرآن مجید میں کہاں ہے ؟

نوٹ :- کتابچہ کی بعض باتوں کا جواب ہم نے نہیں دیا، دوسرے لفظوں میں وہی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔

اس محقق صاحب کا نام بھی سن لیجئے ، پروفیسر عبداللہ بھاولپوری جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حدیث "تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامَھُمْ"

اعتراض اور جواب

اعتراض ان الحدیث یفسّر بعضہ بعضًا۔ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔ اس اصول پر حدیث "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم" کی تفسیر بھی دوسری حدیث سے کرنی ہوگی۔ ابوداؤد میں ایک حدیث ہے "ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض فضرب ظھرك واخذ مالك فاطعہ" اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ موجود ہو جو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تیرا مال چھین لے پھر بھی تو اس کی اطاعت کر۔

یہ حدیث تشریح کرتی ہے کہ "تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم" سے مراد خلیفہ ہے نہ کہ ہر امیر۔

پہلا جواب ابوداؤد کی حدیث صحیح نہیں۔ اس حدیث کا ایک راوی سبیع بن خالد ہے۔ اس راوی کے نام ہی کا فیصلہ نہیں ہوسکا۔ کوئی کہتا ہے سبیع بن خالد، کوئی کہتا ہے خالد بن خالد، کوئی کہتا ہے خالد بن سبیع، کوئی کچھ اور کہتا ہے (تہذیب التہذیب) نام کے اس اختلاف کے باوجود ابن حبان اور عجلی جو متساہلین میں سے ہیں انہوں نے اس کو ثقہ کہدیا لیکن حافظ ابن حجر جو نہ متشدّدین میں سے ہیں اور نہ متساہلین میں سے، انہوں نے ابن حبان اور عجلی کی توثیق پر اعتماد نہیں کیا بلکہ اس کو صرف مقبول لکھا ہے (تقریب)۔

اس حدیث کی سند میں قتادہ کا عنعنہ بھی ہے جو اس حدیث کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ الغرض یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

جب یہ حدیث ہی ضعیف ہے تو یہ کسی دوسری حدیث کی تفسیر کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔

دوسرا جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل دو جملے روایت کئے گئے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۱) تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۲) ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض .... فالطعہ (ابوداؤد)

ان دونوں جملوں میں سخت اختلاف ہے۔ اعتراض کرنے والے ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہی جملہ صحیح ہو سکتا ہے اور وہ وہی ہو سکتا ہے جو صحیح حدیث میں ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ دونوں جملے ارشاد فرمائے تھے تو یہ قطعاً بے ثبوت ہے۔ جب تک دونوں جملوں کے بہ یک وقت ارشاد فرمانے کا ثبوت نہ ملے ایک جملہ دوسرے کی تفسیر نہیں کر سکتا۔

تیسرا جواب | ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر اس صورت میں کر سکتی ہے جب

(۱) مختلف صحابیوں نے حدیث کو روایت کیا ہو،

یا

(۲) ایک ہی صحابی نے مختلف اوقات میں رسول اللہ علیہ وسلم سے سن کر حدیث کو روایت کیا ہو،

یا

(۳) حدیث کی کسی خاص سند میں کوئی لفظ یا کچھ الفاظ زائد ہوں جو کسی مختصر حدیث کی تشریح کرتے ہوں۔

جب حدیث ایک ہی ہو، واقعہ ایک ہی ہو، روایت کرنے والا صحابی بھی ایک ہی ہو لیکن الفاظ میں اختلاف ہو تو ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کیسے کرے گی؟

چوتھا جواب | اگر ابوداؤد کی حدیث کو صحیح مان لیا جائے اور احادیث کے مختلف الفاظ کو بھی صحیح مان لیا جائے تو حدیث مضطرب المتن ہوگی یعنی متناً ضعیف ہوگی۔

پانچواں جواب | باعتبار صحت احادیث کے سات درجے ہیں۔ اوّل درجہ کی وہ حدیث ہوتی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو۔ ابوداؤد کی حدیث کو کسی نے صحیح نہیں کہا لہٰذا وہ ساتویں درجہ کی بھی صحیح حدیث نہیں۔ اس کا متن صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معلول

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے اور ساقط الاعتبار ہے۔

چھٹا جواب صحیحین کی حدیث میں چاروں زمانوں کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں یہ حدیث بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ یکساں الفاظ میں مروی ہے۔ اس حدیث میں چوتھے زمانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم"۔

ابوداؤد کی حدیث جس سے یہ الفاظ "ان کان للّٰہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض" لئے گئے ہیں اس میں چاروں زمانوں کا ذکر وضاحت کے ساتھ نہیں ہے۔ ابوداؤد سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ تیسرے زمانے کے متعلق ہیں۔ اگر ان کو چوتھے زمانے کے متعلق مان لیا جائے تو پھر تیسرے زمانے کے ذکر سے حدیث خالی ہے۔ ابوداؤد کی جس روایت میں چاروں زمانوں کا ذکر ہے اس میں "ان کان للّٰہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض" کے الفاظ ہی نہیں۔ یہ چیز ان الفاظ کو مزید مشکوک بنا دیتی ہے۔

خلاصہ ابوداؤد کی حدیث جس کو بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے کئی لحاظ سے متناً معلول ہے اور سنداً مشکوک ہے لہذا وہ تفسیر کرنے کے قابل نہیں۔

ساتواں جواب ذیل میں ہم صحیحین اور ابوداؤد کی احادیث کے متون کا موازنہ کرتے ہیں:۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کا متن	ابوداؤد کی حدیث کا متن
قُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔	إِنْ كَانَ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَلِيْفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ۔
(ترجمہ)	(ترجمہ)
(حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں): میں نے کہا اگر نہ مسلمین کی جماعت ہو اور نہ امام ہو (تو میں کیا کروں؟)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن تمام	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر مارے اور تمہارا مال چھین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تمہیں درخت لے تو تم اس کی اطاعت کرنا ورنہ درخت کا کی جڑ چبانی پڑے پھر تم اسی حالت میں رہنا تنہ چبا چبا کر مر جانا۔ یہانتک کہ تمہیں موت آئے۔

صحیحین کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حالات اتنے خراب ہو جائیں کہ کھانے کو کچھ نہ ملے سوائے درخت کی جڑوں کے تو درخت کی جڑیں چبا چبا کر مر جانا چاہیئے لیکن فرقوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔

ابوداؤد کی حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ حالات اچھے ہوں یا برے اگر خلیفہ نہ ہو تو درخت کا تنہ چبا چبا کر مر جانا چاہیئے۔

معترضین کو ابوداؤد کی حدیث پر بڑا ناز ہے تو آخر وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ خلیفہ ہے نہیں تو وہ تنہ چبا چبا کر مرتے کیوں نہیں۔ فوراً جنگل میں چلے جائیں اور وہیں تنہ چبا چبا کر زندگی کے بقیہ دن گزار دیں۔

رہے ہم تو ہم تو صحیحین کی حدیث کو حجت سمجھتے ہیں اور ابوداؤد کی حدیث کو سنداً ضعیف اور متناً معلول سمجھتے ہیں۔ ہم صحیحین کی حدیث پر عمل کر رہے ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ درختوں کی جڑیں چبا چبا کر بھی اپنی زندگی گزار دیں گے اور مر جائیں گے۔ صحیحین کی حدیث میں جڑیں چبا چبا کر فوراً مر جانے کا حکم نہیں ہے۔

چند نئے اعتراضات اور ان کا ازالہ

(۱) مولوی کفایت اللہ صاحب نے سوال کیا ہے کہ ہم نے "تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ" کے کئی ترجمے کئے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا ہے؟

ازالہ تمام ترجموں کا مفہوم ایک ہی ہے لہٰذا اعتراض لایعنی ہے۔ "هُمْ" کا ترجمہ اگر "ان" کیا ہے تو عربی متن کے لحاظ سے اور اگر "اس" کیا ہے تو اردو کے قواعد اور محاورہ کے لحاظ سے، اس لئے کہ "هُمْ" کا مرجع "جماعة" ہے اور وہ اردو کے لحاظ سے واحد ہے۔ عربی زبان میں اسم جمع کے لئے عموماً مذکر اور جمع کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو۔

(ھود - ۹۳)

اس جملہ میں "اِعْمَلُوْا" اور "كُمْ" دونوں جمع مذکر کے صیغے ہیں جو "قوم" کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

مولوی عبدالستار خاں صاحب لکھتے ہیں :- "عبارت میں اُن کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا : قَوْمٌ صَالِحُوْنَ (تسہیل الادب فی لسان العرب المعروف بہ عربی کا معلّم جدید حصّہ اوّل ص۳۱)

الغرض متن کے لفظی ترجمہ کے لحاظ سے "اُن" صحیح ہے اور اردو کے قواعد کے لحاظ سے "اُس" صحیح ہے۔

(۲) کفایت اللہ صاحب پوچھتے ہیں : "آپ جماعت المسلمین کا ترجمہ "مسلمین کی جماعت" کیوں نہیں کرتے ؟" (ملخصاً تکبیر شمارہ ۹ مورخہ ۴ مارچ ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء ص۱۱ کالم ۲)

ازالہ اردو میں عربی کے سیکڑوں مرکبات استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ترجمہ کرتے وقت مرکب کو توڑنے کی ضرورت نہیں۔ کفایت اللہ صاحب تو اس لئے توڑ رہے ہیں کہ مرکب "جماعت المسلمین" باقی نہ رہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر اردو میں باقی نہ رہے گا تو عربی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں تو باقی رہے گا اور یہی مطلوب ہے۔ جو الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلے تھے آخر ان سے کیا چڑ ہے ؟ (اکثر علمائے جماعت المسلمین ہی ترجمہ کیا ہے ، دیکھئے اگلا مضمون)

(۳) کفایت اللہ صاحب پوچھتے ہیں :- "آپ سنن ابو داؤد کی کتاب الفتن کی احادیث اس حدیث تلزم جماعۃ المسلمین کی تشریح میں کیوں پیش نہیں کرتے ؟" (حوالہ مذکور ص۱۱ کالم ۲)

ازالہ ان احادیث کی سندوں میں اختلاف ہے۔ راوی کا نام بدلتا رہتا ہے۔ وضاحت کے ساتھ چو ر زاتوں کا ذکر نہیں ہے۔ متن کے لحاظ سے وہ یکساں نہیں ہیں۔ مزید برآں ان کا متن صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے خلاف ہے لہٰذا وہ معلول ہیں اور قابلِ حجت نہیں۔

(۴) کفایت اللہ صاحب پوچھتے ہیں :- "ہمیں وہ تاریخی موڑ بتایا جائے جہاں پہنچکر "جماعت المسلمین" کا وجود اچانک ہی مٹ گیا ہو ؟" (حوالہ مذکور ص۱۱ کالم ۳)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ازالہ اس کا جواب کفایت اللہ صاحب نے خود دے دیا ہے، وہ لکھتے ہیں :- "وگرنہ مسلمانوں کی جماعت یا ملت تو ہمیشہ رہی ہے" (حوالہ مذکور)

کفایت اللہ صاحب "جماعت المسلمین" کا ترجمہ مسلمانوں کی جماعت کر کے "جماعت المسلمین" کو مٹانا چاہتے ہیں۔ "جماعت المسلمین" اچانک نہیں مٹا کرتی۔ اس کے لئے ایک فطری وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزید برآں "جماعت المسلمین" عموماً عقائد کی تبدیلی سے مٹتی ہے اور عقائد نظر نہیں آتے لہذا جماعت المسلمین کا مٹنا بھی نظر نہیں آتا۔ جماعت المسلمین کا مٹنا بتدریج ہوتا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کے مٹنے کا نقشہ بہت اچھا کھینچا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :-

"لوگ تقلید پر مطمئن ہو گئے اور تقلید ان کے دلوں میں اس طرح داخل ہوئی جس طرح چیونٹی چلتی ہے اور انہیں خبر بھی نہیں ہوئی، پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے جو تقلید محض کے پرستار تھے، باطل سے حق کو میز نہ کر سکتے تھے اور یہ بات میں تمام لوگوں کے متعلق نہیں کہہ رہا کیونکہ اللہ کے بندوں میں سے ایک جماعت اللہ کی بھی ہوتی ہے جن کو کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچاتی اور وہ اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوں پھر اس کے بعد جو قرن بھی آیا فتنہ زیادہ ہوتا گیا، تقلید کی فراوانی ہوتی چلی گئی اور لوگوں کے قلوب سے امانت شدت کے ساتھ نکلتی چلی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے دینی معاملات میں غور کرنا چھوڑ دیا اور اس آیت کا مصداق بن گئے: "ہم نے اپنے آباء کو اسی طریقہ پر پایا اور ہم تو انہیں کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے"، اللہ ہی سے شکایت ہے، وہی مددگار ہے، اسی پر اعتماد ہے اور اسی پر توکل"۔ (الانصاف)

⑤ کفایت اللہ صاحب سوال کرتے ہیں، "کیا آپ اپنے دعوے کے مطابق وہ حدیث دکھا سکتے ہیں جس میں امیر جماعت المسلمین کے الفاظ ہوں" (حوالہ مذکور ص۱۱ کالم ۳)

ازالہ "جماعت المسلمین" حدیثوں میں موجود ہے۔ امیر کا لفظ حدیثوں میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ جماعت المسلمین کا امیر "امیر جماعت المسلمین" ہی ہوگا۔ کفایت اللہ صاحب کا یہ سوال ہمارے اس سوال کا کہ "اہلحدیث" نام حدیث میں دکھاؤ کا الزامی جواب ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ "اہلحدیث" کی جگہ "مسلمین" کا لفظ قرآن مجید اور احادیث میں موجود ہے لہذا "اہلحدیث" کی جگہ "مسلمین" نام ہونا چاہئے۔ اب اگر کفایت اللہ صاحب "امیر جماعت المسلمین" کی جگہ آیت یا حدیث سے دوسرا نام بتا دیں تو ہم اسے یقیناً رکھ لیں گے۔ ہم نہیں اڑیں گے جس طرح اہلحدیث حضرات اپنے بے ثبوت نام پر اڑے ہوئے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہلحدیث کی کتابوں سے جماعت المسلمین کا ثبوت

اب ہم اہلحدیث کی کتابوں سے جماعت المسلمین کا ثبوت پیش کرتے ہیں ۔

(۱) بابائے اہل حدیث عبدالغفار خیری صاحب لکھتے ہیں :۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطروں کو اکھٹا کرکے ایک دریا "جماعت المسلمین" بنایا جس کی رو، کفر اور شرک کی بڑی بڑی بستیاں، مادی جنگی قوتیں اور طاقتیں اور پہاڑ نہ روک سکے اور خس و خاشاک کی طرح بہتے چلے گئے ۔" (ہفت روزہ صحیفہ اہل حدیث کراچی ص۵ ۱۶ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ بمطابق ۷ر نومبر ۱۹۷۹ء)

(۲) خیری صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں :۔

"اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے اور اعلانات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حرف بحرف پورے ہوئے .... وہ جو جماعت المسلمین میں شامل ہونے سے قبل دنیا میں سب سے زیادہ پست اور جاہلیت میں غرق قوم عرب کے افراد تھے ۔" (صحیفہ اہلحدیث یکم ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹ر جون ۱۹۵۸ء)

(۳) خالد گھرجاکھی لکھتے ہیں :۔ "حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کوفہ پہنچ کر جمعہ کے روز خطبہ دیتے ہوئے جماعت المسلمین سے افتراق دور اور امیرالمؤمنین کی اطاعت کرنے کی تلقین کی ۔" (سیرۃ عثمان رضی اللہ عنہ ص۸۲)

(۴) مولوی محمد ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں :۔ "ابن سبا نے جو جماعت تیار کی تھی وہ مصر کوفہ اور بصرہ سے ہزاروں کی تعداد میں حج کے بہانے مدینہ طیبہ میں آکر جمع ہوئی اور تیس چالیس دن تک حضرت عثمان کے مکان کا محاصرہ کئے رہی آخر ۱۸ر ذوالحج کو چند مفسدین نے آپ کو جب کہ آپ قرآن شریف کھول کر تلاوت کر رہے تھے نہایت بے دردی سے قتل کر ڈالا۔ مفسدوں کے گھر گھر گھی کے چراغ جلے اور مخلصوں میں گھر گھر ماتم پڑ گیا اور جماعت المسلمین کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور امتِ مسلمہ کا نظام بگڑ گیا ۔" فانا اللہ ۔ (تاریخ اہل حدیث ص۴۳-۴۴)

(۵) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :۔ "جیسا کہ امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حرور یہ کی جانب بھیجا کہ اگر وہ جماعت المسلمین کی طرف واپس آجائیں تو ٹھیک ورنہ تو امام کو ان سے جنگ کرنا چاہیئے۔" (حجۃ اللہ البالغہ ص۱۹۶ ج ۲)

(۶) شاہ محدث دہلوی ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں :۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین زنجیروں سے باندھ دئے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں واضح ہو کہ رمضان کے مہینے میں یہ فضل صرف جماعت المسلمین کے لئے ہے کیونکہ کفار رمضان کے مہینہ میں بہ نسبت اور مہینوں کے زیادہ اندھے ہوتے ہیں۔" (حجۃ اللہ البالغہ ص۵۰ ج ۲)

(۷) حافظ محمد ادریس سلفی لکھتے ہیں :۔ "اس کے علاوہ بڑی جامع مسجد کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنانا جن میں ہر مسجد کا مستقل ایک امام ہوتا ہے۔ یہ بھی بدعات میں سے ہے۔ کیونکہ اس سے جماعت المسلمین میں تفریق و انتشار ہوتا ہے۔" (صحیفہ اہلحدیث ص۱۷ ۱۶ محرم ۱۴۰۰ھ بمطابق ۷ دسمبر ۱۹۷۹ء)

(۸) شیخ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں :۔ "اگر ہم مسلمانوں کو ایک جماعت پر متحد کرنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ہم سب ایک کشادہ میدان جو تمام خواتین و حضرات کے لئے کافی و وافی ہو میں جمع ہو کر یہ عظیم عبادت نماز عید ادا کریں۔ یہی سنت ہے پھر دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد کون یہ کہتا ہے کہ سنت پر عمل کرنے سے جماعت المسلمین میں تفریق ہوتی ہے؟" (پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی ص۲ ۱۶ ذیقعد ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

<u>تبصرہ :</u>— محمود احمد عباسی لکھتے ہیں :۔ "<u>ہر حال میں مسلمانوں پر واجب ہوگا کہ وہ جماعت اور اس کے آئمہ سے وابستہ رہیں۔ تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم نص قطعی ہے (بخاری کتاب الفتن) فتنہ و فساد اور فرقہ بازی کے زمانہ میں سلامتی صرف جماعت اور اس کے امام سے وابستہ رہنے میں ہے۔</u>" (تبصرہ محمودی بر ہفوات مودودی ص۱۱)

حوالہ جات : عبدالغنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ حدیث کی حقیقت

مولوی اسماعیل کانگریسی کی گواہی

غیر مقلدین وہابیہ کے مولوی محمد اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ (یہ اسماعیل سلفی آف گوجرانوالہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر بھی رہ چکے ہیں اور یہ ابراہیم سیالکوٹی کے شاگرد ہیں) نے خود بھی اقرار کیا ہے کہ :- "مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی انگریز حکومت سے تعاون کے حق میں تھے اور بظاہر انگریزی نظام کے ثناخواں ۔" "(تحریکِ آزادیٔ فکر" ص۱۰۷)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ

" ان بے چاروں کو یہ ہوش نہیں رہا کہ وہ اپنے کو سرکار کی زد سے بچانے کی فکر میں کیا کر رہے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو کس پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب اور ان ہی جیسے بعض علماء اہلحدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہلحدیث کا عام رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی پوری پالیسی میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی وغیرہم کے) استاد تھے، ممد و معاون بلکہ سرپرست و دخیل رہے ۔" "(جنگ آزادی ۱۸۵۷ء" ص۶۶ تا ص۶۸)

ناظرین کرام! وہابیوں نے اپنے نام کو بدلنے کی بھی کوشش کی۔ کیونکہ وہابی لیبل (جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے انگریزوں نے لگایا تھا) بدنام ہو چکا تھا (اور غداروں کی اصطلاح کے طور پر استعمال ہو رہا تھا) لہٰذا انہوں نے اپنا نام اہلحدیث رکھا۔ اس نام کو (سرکاری کاغذات میں) بدلنے کے لئے انگریز کے زمانہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے باقاعدہ ایک درخواست دی۔ اس حقیقت کو کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا کہ موجودہ دور میں اہلحدیث کہلانے والے وہی حضرات ہیں جن کو وہابی کہا جاتا تھا۔

وہابی کی بجائے اہلحدیث کہلانے کیلئے بٹالوی کا انگریزوں کی خوشامد کر کے منظوری لینا

انگریز بٹالوی کے شکر گذار تھے۔ بٹالوی کو جاگیر بھی دی اور انعام سے بھی سرفراز کیا۔ بٹالوی نے موقع کو غنیمت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جانتے ہوئے اپنے لئے وہابی کی بجائے اہلحدیث کا نام مروج و مشتہر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کیا۔ بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکام جاری کرائے۔

محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ :۔ "انہوں نے ارکانِ جماعت اہلحدیث کی ایک دستخطی درخواست لیفٹننٹ گورنر پنجاب کے ذریعہ سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کردی۔ اس درخواست پر سرفہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین صاحب کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسبِ ضابطہ منظوری آگئی کہ آئندہ وہابی کے بجائے اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا جائے۔" (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء از : ایوب قادری)

درخواست کی منظوری انگریزی میں خود اخبار "اہلحدیث" امرتسر نے درج کی ہے۔

ــــــ ترجمہ فوٹو اسٹیٹ کاپی ــــــ

صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر "اشاعۃ السنۃ" لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لئے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصل دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔ (اس ترجمہ کی انگریزی فوٹو کاپی ہمارے پاس ہے)۔

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ فرقہ اہلحدیث محمد بن عبدالوہاب کے بعد وجود میں آیا۔ یاد رہے محمد بن عبدالوہاب بھی حنبلی اور مقلد تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کرامات اہلحدیث

"کرامات اہلحدیث" ایک کتاب کا نام ہے، مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی اسکے مصنف ہیں۔ وہ جماعت اہلحدیث کے ایک مشہور و معروف اور صاحبِ قلم شخصیت ہیں، وہ اپنے گاؤں سے اخبار "مسلمان اور اہلحدیث" بھی نکالتے رہے ہیں، ان کو اہلحدیث مکتبِ فکر کے مشہور مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے بھی شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں بھی ان کو مقام حاصل تھا۔ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ کو شرف حاصل ہوا کہ مولوی صاحب کی اس گراں قدر خدمت (کراماتِ اہلحدیث) کو منظرِ عام پر لائے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو کر اپنے اکابرین کی تحریک کے مطابق اپنے عقائد کو عملی جامہ پہنائیں۔ (ناشر ص۲)

مولوی عبدالمجید خادم صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں، "...... عوام میں یہ مشہور ہو گیا ہے کہ جماعت اہلحدیث میں کوئی ولی نہیں ہوا، اس لئے تو وہ نہ کرامات کو مانتے ہیں اور نہ ان میں کوئی اہلِ کرامت ہوا ہے"۔ (کراماتِ اہلحدیث ص۲)

مولوی صاحب آگے فرماتے ہیں:- "مدت ہوئی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اہل حدیث کی طرف سے اس اعتراض کی بابت (واضح) طور پر تردید ہونی چاہیئے کہ نفسِ مسئلہ کی بھی وضاحت ہو جائے اور عوام پر بھی روشن ہو جائے کہ بفضلہ جماعت اہلحدیث میں بے شمار افراد اہلِ کرامت ہوئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنے حضرات اہل حدیث میں اہل کرامت ہوئے ہیں اتنے کسی اور جماعت میں نہیں ہوئے"۔ (کرامات اہلحدیث ص۳)

مولوی عبدالمجید خادم صاحب لکھتے ہیں:- "اس مضمون میں میں پہلے بزرگوں کا تذکرہ نہیں کروں گا بلکہ دورِ حاضرہ کے اہلحدیث حضرات کا نمونہ پیش کروں گا جن میں سے اکثر کو آپ جانتے اور پہچانتے ہیں کہ وہ اہلحدیث تھے اور صاحبِ کرامت بھی تھے۔ اور یہی میں اس مضمون میں ثابت کرنا چاہتا ہوں"۔ (ص۴)

آگے اپنی اسی بات پر وزن دیتے ہوئے فرماتے ہیں:- "اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں سے جو لوگ بھی اس منزل میں پہنچ گئے تھے وہ ولی اللہ تھے اور ان میں سے اکثر پر کرامات کا ظہور بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوتا رہا ہے ہم آپ کو بہت دُور زمانہ کے لوگوں کی باتیں نہیں سنائیں گے بلکہ قریب ترین زمانہ کے حالات پیش کریں گے۔ تاکہ آپ ان سے سبق و موعظت حاصل کر سکیں۔" (کراماتِ اہلحدیث ص۱)

کرامات مولٰینا عبدالرحمٰن صاحب لکھوی: لکھوی صاحب کا ذکر آگے کسی مضمون میں آچکا ہے۔ مصنف صاحب فرماتے ہیں:" لکھوی صاحب کی طبیعت شروع سے ہی تصوّف کی طرف مائل تھی اور کسی پیر طریقت کی تلاش تھی، جب ۲۲ سال کے تھے تو غزنی پہنچے اور حضرت عبداللہ صاحب کی بیعت کی، غزنی پہنچکر السّابقون السّابقون کا مرتبہ آپ ہی نے حاصل کیا چنانچہ عبداللہ صاحب نے آپ کو اپنا نائب بھی مقرر کر دیا تھا، آپ کو اکثر الہام ہوا کرتے تھے جو الگ رسالہ کی شکل میں مطبوع ہیں۔" (کراماتِ اہلحدیث ص۱۱)

کرامات:۔ (۱) لکھوکی سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں تھا، جہاں کا سردار جلال الدین عرف جلّو بہت بڑا زمیندار اور کئی گاؤں کا مالک تھا۔ جلّو کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی، اس نے کئی بیویاں کر رکھی تھیں، مگر پھر بھی وہ اولاد سے محروم تھا۔ پنجاب میں یہ رواج ہے کہ جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ پیروں فقیروں، جوگیوں، مست قلندروں، خانقاہوں اور قبروں کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان سے اولاد چاہتا ہے۔ جلّو بھی اسی خیال کا آدمی تھا، اور جہاں کسی فقیر کا پتہ چلتا تھا وہیں اٹھ دوڑتا تھا۔ ایک بار اسے پتہ چلا کہ فیروزپور شہر میں ایک مستانہ ہے جو مجذوب ہے، اور بالکل ننگ دھڑنگ رہتا ہے۔ وہ اس کے پاس گیا اور اس سے بیٹا مانگا۔ مجذوب بولا اونالائق! اگر بیٹا لینا ہے تو لکھوکی جا۔ جلّو نے دل میں کہا کہ وہاں تو سب وہابی ہی وہابی ہیں۔ بھلا وہاں بیٹا کیسے ملے گا؟ مجذوب نے کہا، نالائق جانتا نہیں۔ تجھے بیٹا یہاں سے نہیں بلکہ وہاں ہی سے ملے گا۔ جلّو اس مستانہ کے ارشاد پر لکھوکی پہنچا اور مولانا عبدالرحمٰن سے سارا واقعہ بیان کیا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے کہا، میں دعا تو کر دیتا مگر تو منکرِ قرآن ہے تیرے حق میں میری دعا قبول نہ ہوگی۔ جلّو نے کہا میں نے کب قرآن کا انکار کیا ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تیری کتنی بیویاں ہیں؟ اس نے کہا۔ سات۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن تو چار سے زیادہ اجازت نہیں دیتا پھر تو نے سات کیوں کیں؟ اس نے کہا، جو حکم ہو اس پر عمل کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تین کو بہیں طلاق دے دے۔ گاؤں میں مسجد بنوا، خود نماز پڑھنے کا اقرار کر اور دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کر تو میں تیرے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ خدا کی قدرت، اگلے ہی سال اس کے ہاں فرزند تولّد ہوا (کراماتِ اہلحدیث ص۱۳)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۲) لکھوی صاحب جب سفر حج کے لئے روانہ ہوئے اور بمبئی پہنچکر جہاز کا ٹکٹ خرید لیا اور جہاز چلنے کو تھا کہ آپ نے فرمایا، اس جہاز پر نہیں جانا چاہیئے، چنانچہ ٹکٹ واپس کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد دوسرے جہاز کا ٹکٹ خریدا۔ جب وہ تیار ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ اس جہاز پر بھی نہیں جانا چاہیئے۔ ہمراہی حیران تھے کہ مولانا کیا کر رہے ہیں۔ جان بوجھ کر روانگی میں تاخیر کرتے ہیں۔ مگر بالآخر آپ کا کہا مانا اور ٹکٹ بھی واپس کیا۔ پھر تیسرے جہاز پر سوار ہوئے جب جدہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہلے دونوں جہازوں میں بیماری پھیل گئی تھی اور حکومت نے انہیں چالیس چالیس دن کے لئے کامران روک لیا ہے۔ یعنی اگر وہ لوگ ان جہازوں میں سوار ہوتے تو ۴۰ دن بعد جدہ پہنچتے۔ کسی نے مولانا سے پوچھا کہ آپ کو کیونکر پتہ چلا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ الہام ہوا تھا۔

نوٹ :۔ آپ کے بہت سے الہامات اور کرامات اور بھی ہیں۔ مگر یہاں صرف انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (کرامات اہلحدیث ص۱۴)

کرامات مولوی غلام رسول صاحب قلعوی : مصنف صاحب فرماتے ہیں، " مولوی غلام رسول صاحب نے روحانی (فیض) سید میر صاحب کوٹھ والا سے حاصل کیا جو سید احمد صاحب بریلوی کے مرید تھے۔ مولانا عبداللہ صاحب غزنوی سے بھی آپ کا گہرا تعلق رہا۔ آپ صوفی منش ہونے کے باوجود مشہور واعظ بھی تھے اور وعظ میں اتنا اثر اور سوز ہوتا تھا کہ اکثر غیر مسلم وعظ سنتے ہی مسلم ہو جاتے تھے۔

کرامات : (۱) ایک بار قلعہ میہاں سنگھ میں ایک حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا کہ اس نے یہ شکایت کی حضور میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے جس کا ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے، زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ بس ایک ہی بیٹا تھا، اس کی فکر میں ہم تو مرے جا رہے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا۔ میاں وہ تو گھر بیٹھا ہے اور روٹی کھا رہا ہے، جاؤ بیشک جا کر دیکھ لو۔ حجام گھر گیا تو سچ مچ بیٹا آیا ہوا تھا اور کھانا کھا رہا تھا۔ بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر سندھ میں تھا، معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیونکر طرفۃ العین یہاں پہنچ گیا۔

(۲) فضل الدین نمبردار سکنہ مان ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک ساہوکار سے بارہ سو روپیہ قرض لیا تھا اور وہ مجھے سخت تنگ کر رہا تھا۔ چنانچہ ایک بار تو اس نے مجھے نوٹس دے دیا اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قریب تھا کہ دعویٰ کر کے مجھے ذلیل کرتا۔ میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی غربت اور ناداری کا ذکر کیا اور دعا کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، جاؤ چار آدمی ساتھ لے کر اس سے حساب کرو، صرف بائیس روپے نکلیں گے وہ ادا کر دینا۔ فضل الدین حیران ہوا کہ میں نے ابھی تک اُسے دیا لیا تو کچھ ہے نہیں، بھلا بائیس روپے کیونکر نکلیں گے آپ نے فرمایا جاؤ تو بائیس روپے سے زیادہ نہیں نکلیں گے وہ چند دوستوں کو ساتھ لیکر گیا اور ساہوکار سے کہا کہ بہی کھاتہ لاؤ اور میرا حساب صاف کرلو۔ ساہوکار نے بہی نکالی تو دیکھا کہ اس کے حساب میں کہیں لکھا ہے فلاں تاریخ کو اتنی گندم لی۔ اتنا تمباکو وصول ہوا۔ اتنی کپاس آئی علیٰ ہذالقیاس سارا حساب جو لگایا تو بقایا صرف ۲۲ روپیہ نکلے۔ ساہوکار بھی حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور فضل الدین بھی حیران تھا مگر بہی کھاتہ کے مطابق بائیس روپے دیکر حساب صاف کر دیا گیا۔

(۳) میاں محمد چیٹو جولاہور میں ایک مشہور سوداگر تھا، بیان کرتا ہے کہ میں نے بہت سے گھوڑے بغرض فروخت کشمیر روانہ کئے، مگر تین مہینے گزر گئے کوئی گھوڑا فروخت نہ ہوا۔ میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت دعا کیجئے۔ بہت نقصان ہو رہا ہے اور مفت کا روزانہ خرچ پڑ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا میاں! تیرے گھوڑے والئ کشمیر نے خرید لئے ہیں اور تین ہزار روپیہ منافع ملا ہے۔ میاں چیٹو بڑا حیران ہوا کہ ابھی تو خط آیا کہ یہاں کوئی خریدار نہیں اور آپ فرماتے ہیں کہ تین ہزار منافع ملا ہے۔ میاں محمد چیٹو کہتا ہے کہ دوسرے دن خط آگیا کہ سب کے سب گھوڑے فروخت ہو گئے اور تین ہزار منافع ہوا۔

(۴) محمد عمر ولد کرم الٰہی کا بیان ہے کہ مولانا نماز صبح سے فارغ ہو کر گھر کو جا رہے تھے۔ میں بھی ساتھ تھا کہ ایک ہندو عورت "واہگرو واہگرو" پڑھتی ہوئی جا رہی تھی آپ نے کہا کہ واہگرو نہیں بلکہ "وحدہٗ" کہو صحیح یہی ہے، وہ عورت "وحدہٗ وحدہٗ" کہنے لگی۔ اور یہ جملہ اس کی زبان پر ایسا جاری ہوا کہ ہزار کوشش بھی بدل نہ سکا اور بالآخر وہ مسلمان ہو گئی۔

(۵) باوا کاہن داس گورداسپوری ایک بار قلعہ میہاں سنگھ آیا، ہندوؤں نے ملکر عرض کیا، باواجی یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جن کے وعظ سے کئی ہندو مسلمان ہو رہے ہیں۔ آپ بھی بہت بڑے ودوان ہیں، ذرا ان کا مقابلہ تو کیجئے تاکہ ہندو مسلمان ہونے سے بچ جائیں۔ باواجی نے کہا، بہت اچھا، میں اسلام پر ایسے اعتراض کروں گا کہ وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے۔ چنانچہ باواجی بڑے طمطراق کے ساتھ مولانا کے پاس پہنچے اور جاتے ہی کہا کہ اسلام کیا ہے؟ جسے آپ لئے پھرتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ آدمیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بتاؤں اسلام کیا ہے؟ اوّل کلمہ پڑھنا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابھی آپ نے کلمہ پڑھ کر سنایا ہی تھا اور آگے کچھ کہنا چاہتے تھے کہ باداجی نے خود بخود کلمہ پڑھنا شروع کر دیا اور وہیں مسلمان ہو گئے۔

(۶) قلعہ میہاں سنگھ میں ایک بڈھا نامی کشمیری تھا جو بہت عیالدار تھا مگر مفلس اور غریب تھا اس نے حاضر ہو کر اپنی ناداری کی شکایت کی اور دعا کے لئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں بڈھا بعد نماز صبح ایک بار سورۂ یٰسین پڑھ لیا کرو، انشاء اللہ کسی نہ کسی صورت تمہیں ایک روپیہ ملے گا۔ روزانہ روپیہ ملنے لگا۔ کبھی کسی بہانہ ملتا، کبھی کسی بہانہ۔ مگر ایک روپیہ روز ضرور مل جاتا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر دو بار سورۂ یٰسین پڑھوں تو شاید دو روپیہ ملا کریں چنانچہ اس نے دو بار روزانہ پڑھنی شروع کی تو سچ مچ دو روپیہ ملنے لگے پھر اس نے تین بار شروع کر دی تو تین روپیہ ہو گئے۔ پھر چار بار پڑھی تو چار روپیہ ملے۔ پھر وہ پانچ بار پڑھنے لگے تو پانچ روپیہ ملنے شروع ہو گئے۔ اسی اثناء میں ایک دن مولوی صاحب آ گئے، فرمایا کہ میاں بڈھا اب تم بہت لالچی ہو گئے ہو۔ اب سورۂ یٰسین سے تمہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ بڈھا کہتا ہے کہ اس کے بعد میں ہزار بار بھی یٰسین پڑھتا رہا مگر پھر ایک روپیہ بھی نہ ملا۔

نوٹ:- یہ چند کرامتیں مشتے نمونہ درج کر دی گئی ہیں ورنہ آپ کی بہت سی کرامات زبان زد خاص و عام ہیں اور آپکی سوانح عمری میں درج ہیں جو چھپ چکی ہے (کراماتِ اہلحدیث صـ ۱۶، ۱۷، ۱۸)

کراماتِ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری :- (یہ اہلحدیث کے بہت بڑے عالم تھے)

مصنف فرماتے ہیں "آپ کے والد بزرگوار قاضی احمد شاہ صاحب مولانا باقی باللہ نے اسی سال لیلۃ القدر کی رات یہ دعا مانگی تھی کہ الٰہی بیٹا دے تو ایسا دے جو عالم باعمل، متقی، پارسا اور دین و دنیا میں ذی عزت ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے پیدا ہوتے ہی یہ عہد کر لیا کہ آپ کو کبھی بلا وضو دودھ نہ پلاؤں گی۔ آپ نے حدیث کی سند داداصاحب سے لی اور انہی سے روحانی فیض پایا۔ آپ کی تصنیف "رحمۃ للعالمین" نے اردو دنیا میں وہ نام پیدا کیا کہ اور کسی کتاب کو یہ شرف نصیب نہ ہوا۔

(۱) ولایت احمد نامی قصاب کی ہمشیرہ کو جن تھا، جو کسی سے نہ نکلتا تھا۔ بڑے بڑے عامل آئے مگر جن کسی سے نہ نکلا۔ ولایت احمد قاضی جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں۔ شاید آپ کا کہا مان جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں جنات کا عامل نہیں ہوں۔ خیر تم جاؤ اور اُسے میرا اسلام کہہ کر یہ پیغام دو کہ وہ کہتے ہیں اب تم چلے جاؤ۔ چنانچہ ولایت احمد نے ایسا ہی کیا۔ کہا قاضی محمد سلیمان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صاحب تمہیں سلام علیکم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اب تم چلے جاؤ۔ جن نے کہا قسم کھاؤ، انہوں نے یہ کہا ہے۔ اس نے کہا بخدا انہوں نے یہی کہا ہے۔ جن نے کہا بہت اچھا لیجئے۔ اب جاتا ہوں۔ چنانچہ اُس کے بعد اُس کی ہمشیرہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آرام ہوگیا۔

(۲) پٹیالہ میں ایک میرجان رنڈی تھی جو عرصہ دراز سے بدکاری کا پیشہ کرتی تھی۔ ایک بار آپ کی خدمت میں تعویذ لینے کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پیشہ سے توبہ کر اور نکاح کرکے بیٹھ جا۔ آپ کا کہنا تھا کہ وہ اُسی وقت تائب ہوگئی اور پھر تیس سال تک اس نے زاہدانہ زندگی بسر کی۔

(۳) شاہ جی نجم الدین سکنہ بستی کا بیان ہے کہ ایک بار میں قاضی صاحب کے ساتھ جا رہا تھا قریب ہی ایک قبر نظر آئی جس پر آپ ٹھہر گئے اور کہا دیکھو شاہ جی اس صالح مرد سے کس قدر خوشبو آ رہی ہے۔ شاہ جی کا بیان ہے کہ میں جو آگے بڑھا تو سچ مچ مجھے نہایت عمدہ خوشبو آئی۔ اس کے بعد میں اکیلا بارہا وہاں سے گذرا مگر پھر کبھی ویسی خوشبو نہیں آئی۔ (یہ ان کی صحبت کا اثر تھا) شاہ جی کہتے ہیں کہ میں نے اس مرد صالح کا نام پوچھا تو آپ نے اس کا نام زرداد خاں پٹھان بتایا جو عرصہ دراز سے یہاں مدفون تھے۔

(۴) قاضی صاحب کبھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرس کے ہاں قیام کرتے تھے میاں فضل کریم صاحب بن حاجی حیات محمد صاحب مالک فرم کا بیان ہے کہ جہاں پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اسکے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے کہا آج وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں آئے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے۔ پھر فرمایا۔ وہ بہت نیک اور صالح آدمی ہیں۔ فلاں جگہ کے رہنے والے تھے۔ ادھر سے گذر رہے تھے کہ انتقال ہوگیا۔ میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کا نام اور پتہ بھی قاضی جی نے مجھے بتا دیا تھا۔

(۵) صوفی حبیب الرحمٰن صاحب کا بیان ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت ضیاء معصوم صاحب مرشد امیر حبیب اللہ خاں شاہ کابل پٹیالہ تشریف لائے تو انہوں نے سرہند جانے کے لئے قاضی جی کو اپنے ساتھ لے لیا۔ حضرت ضیاء معصوم جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی پر مراقبہ کے لئے بیٹھے تو قاضی جی نے دل میں سوچا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کہنی ہو۔ یہاں سے الگ ہو جانا چاہیئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابھی آپ اپنے جی میں یہ خیال لے کر اٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی نے آپ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو۔ ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں چاہتے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ قاضی جی نے بعض دوستوں سے ذکر کیا اور فرمایا یہ واقعہ مراقبہ یا مکاشفہ کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔

(۶) قاضی عبدالرحمٰن صاحب پٹیالوی کا بیان ہے کہ نابھ میں ایک مستانہ فقیر تھا جو بالکل ننگ دھڑنگ رہتا تھا اور مجذوب تھا کسی نے قاضی صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا اور فرمایا کہ کل چلیں گے اور اس کے لئے کچھ کھانا بھی لے جائیں گے۔ چنانچہ جب آپ گئے اور ابھی اسٹیشن سے اترے ہی تھے کہ اس نے کہنا شروع کیا۔ کپڑے لاؤ۔ کپڑے لاؤ ایک بزرگ آرہا ہے اور مجھے اس سے حیا آتی ہے۔ چنانچہ قاضی جی کے پہنچنے سے پہلے ہی اس نے کپڑا اوڑھ لیا جب آپ پہنچے تو نہایت تکریم سے پیش آیا اور دیر تک آپ سے سلوک اور علم کی باتیں کرتا رہا۔ کھانا بھی کھایا اور کہا کہ جو آج کھانے کا مزہ آیا ہے عمر بھر میں کبھی نہیں آیا، پھر جب آپ تشریف لے گئے تو اس نے کپڑے اتار پھینکے اور اسی طرح دیوانہ ہو گیا۔

آپ کے سامنے "کرامات اہلحدیث" سے صرف چند نمونے پیش کئے گئے۔ ہم ان پر تبصرہ اس لئے نہیں کر رہے کہ اس سے کشیدگی پیدا ہوگی کیونکہ یہ سب فرقہ اہلحدیث کے نامور علماء ہیں۔ بس مسعود احمد صاحب کے دو مضامین تبصرہ کے طور پر پیش کئے دیتے ہیں جس سے تصوف کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

تلخیص : محمد صدیق میمن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصوّف کی حقیقت

اللہ تبارک وتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ایک خاص طریقہ کو جو بزعم صوفیاء ان کو اپنے مشائخ سے سینہ بہ سینہ القاء کیا گیا ہے تصوّف کہا جاتا ہے، تصوّف ایک ایسی چیز ہے جس سے پورے دین کا اہمال اور پوری شریعت کا ابطال لازم آتا ہے، شریعت کی جگہ ایک اور چیز لے لیتی ہے جس کو طریقت کہتے ہیں، یہ کتنا بڑا جرم ہے اور کتنا بڑا کفر! العیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ ھٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ، قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ، اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (یونس ۱۵)

(کافر) جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ آپ اس (قرآن) کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس کو بدل دیں، (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اختیار نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل دوں، میں تو بس اُس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے، شریعت کو بدلنے کا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا لیکن یہ اہل تصوّف کتنے بے باک ہیں کہ شریعت کے بدلہ ایک نئی چیز لے آتے ہیں، انہوں نے وہی کام کر ڈالا جس کا مطالبہ منکرین قیامت نے کیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنے والے قیامت کے منکر تو نہیں، بے باک ضرور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں سے تھا کہ آپ لوگوں کا تزکیہ کریں، آپ یہ تزکیہ قرآن مجید ہی کے ذریعہ کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ" (یونس - ۵۷)، "شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ" (اسراء ۸۲)، ھُدًی وَّشِفَآءٌ (حم سجدہ ۴۴) یعنی قرآن مجید دل کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے، اس میں دلوں کی صفائی کے لئے سب کچھ موجود ہے، پھر اس کو چھوڑ کر تزکیۂ قلوب کے لئے نئی چیز بنا لینا کتنا بڑا ظلم ہے۔

تصوّف کے دعوے دار تصوّف کا سرچشمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت علیؓ صاف صاف اعلان فرماتے ہیں :۔

مَا عِنْدَ نَا شَیْءٌ اِلَّا کِتَابُ اللّٰہِ وَھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حرم المدینۃ)۔ ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ احادیث کے۔

حضرت علیؓ نے علم سفینہ (یعنی ظاہر شریعت) کا اقرار کیا اور علم سینہ (یعنی باطنی علوم) کا انکار کیا۔ تعجب ہے کہ پھر بھی سینہ بہ سینہ علم کا دعویٰ بدستور موجود ہے اور کھلم کھلا شریعت کے ساتھ غداری کی جا رہی ہے، الغرض تصوف کا سارا تانا بانا کفر ہی کفر ہے، وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ (مائدۃ۔۴۴)

بعض اہل تصوف اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا طریقہ شریعت کے تابع ہے لیکن یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں اس لئے کہ اہل تصوف کے حلقے، اِلَّا اللہ کی ضربیں، مراقبے اور اشغال روحانی، نفس کشی، مشائخ کے شجرے کا ورد، عرس، خرقہ پوشی، پیری مریدی اور پیروں کے بہت سے خلاف شرع اعمال و اقوال وغیرہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا شریعت میں کوئی وجود نہیں۔ (ماخذ "توحید المسلمین")

فرقہ واریت کے ضمن میں جو کچھ ہوتا رہا تقریباً یہی یا اس سے بھی کچھ زیادہ تصوف کے ضمن میں ہوتا رہا۔ تصوف اور پیری مریدی خالصتاً ایک غیر اسلامی چیز تھی لیکن اس کو کس طرح اسلام کی روح بنایا گیا یہ ایک رُلا دینے والی حقیقت ہے۔

صوفی کا ذہن ایک خاص سانچہ میں ڈھلا۔ یہ ذہن جب شریعت یعنی قرآن و حدیث سے ٹکرایا تو بجائے اس کے کہ تصوف کے اصول کو ترک کر دیا جاتا، شریعت کو ترک کر دیا گیا، لیکن کیونکہ شریعت کو رد کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا اس لئے طریقت، حقیقت اور معرفت کی اصطلاحیں وضع کی گئیں اور اپنے زعم باطل میں ان منازل کو شریعت سے بلند و بالا مقام و مرتبہ دیا گیا، ان منازل کو طے کرنے والے کے لئے شریعت کی پیروی ضروری نہیں سمجھی گئی، ان کو شریعت کی اتباع سے بالاتر و مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ شریعت پر عمل کرنے والوں کی یہ کہہ کر تحقیر کی جانے لگی کہ یہ لوگ ظاہر پرست ہیں، ظاہر پرست ملا تصوف کے منازل کو کیا سمجھے، جو عمل ظاہر پرست ملا کو شریعت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے خلاف نظر آتا ہے وہ درحقیقت اس کے علم اور اس کی فہم کا قصور ہے، باطن میں وہ شریعت کے مطابق ہی ہوتا ہے لیکن ظاہر پرست عالم کی نگاہ اس مقام تک پہنچنے سے قاصر ہوتی ہے جس مقام پر پہنچ کر بظاہر خلافِ شرع کام بھی شرع کے موافق نظر آنے لگتا ہے، ان باطل پرست صوفیوں کی تائید میں حافظ شیرازی لکھتے ہیں :-

بہ مے سجّادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا۔

(دیوان حافظ) اگر پیر کہتا ہے کہ اپنے مصلّے کو شراب سے رنگ تو رنگ لینا چاہیئے اس لئے کہ پیر منزل کی راہ و رسم سے بے خبر نہیں ہوتا (یعنی جو کچھ وہ کہتا ہے حق ہوتا ہے)

یہی وہ شعر ہے جو اکثر تصوّف کے پرستاروں کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اس قدر ذہن پرستی کا شکار ہوتے ہیں کہ اگر ان کا پیر پنج وقتہ نماز ادا نہیں کرتا تو یہ کہہ کر دوسروں کا منہ بند کرتے ہیں کہ پیر صاحب یہاں نماز نہیں پڑھتے بلکہ کعبہ میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں۔

مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ندوی لکھتے ہیں " مدعیانِ تصوف کے ہاں جاؤ نمایاں طور پر یہ چیز دیکھ لوگے، یہ لوگ عشقِ خدا و رسول کے دعوے کے ساتھ رسول کی لائی ہوئی ہدایت سے سخت بیزار رہتے ہیں۔ شریعت کا نام تک سننا گوارا نہیں کرتے، اس کی پیروی اپنے لئے ضروری نہیں سمجھتے پھر بے باک اس قدر ہیں کہ اپنے بغض کا صاف اقرار بھی کرتے ہیں مگر اس پر طریقت کا روغن مل کر" (مقدمہ تفسیر سورۂ کوثر مصنفہ امام ابن تیمیہ ص۱۵)

غرض یہ کہ اہل تصوّف نے اپنے ذہن میں جو نظریہ قائم کرلیا ہے اس کے خلاف نہ کچھ سننا پسند کرتے ہیں اور نہ سن کر حق کی طرف مائل ہونا چاہتے ہیں۔

(ماخذ : " ذہن پرستی ")

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غیر مقلّدین میں تقلید کی شدّت

ایک جماعت جو غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، ان کے دعوے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں کہیں تقلید کا نام ونشان نہیں ہوگا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس جماعت کا حال یہ ہے کہ قرون اولیٰ کے ائمہ کی تقلید کو حرام بلکہ شرک کہتی ہے لیکن ماضی قریب یا دور حاضر کے علماء کے فتووں اور قیاس پر بے دلیل اور بلا تامل عمل کرتی ہے اور طرفہ یہ کہ ان علماء کی تقلید کو تقلید نہیں سمجھتی۔ اس جماعت کی مثال ہمارے ہاں کے اُن دو فرقوں جیسی ہے جو ایک ہی مسلک کے ماننے والے ہیں، ان میں سے ایک فرقہ جب انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی تعریف میں غلو کرتا ہے اور ان کو اللہ عزوجل سے جا ملاتا ہے تو دوسرا فرقہ انہیں مشرک کہتا ہے لیکن جب اپنے پیر صاحب کا معاملہ آتا ہے تو یہ دوسرا فرقہ وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جو پہلا فرقہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے ساتھ کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ لیکن اس کو شرک نہیں سمجھتا۔ بالکل یہی حال غیر مقلدین کا ہے۔ دوسرے اگر ائمہ دین کی تقلید کرتے ہیں تو یہ انہیں مشرک کہتے ہیں لیکن جب اپنے علماء کا معاملہ آتا ہے تو ان کی تقلید کرنے والوں کو مشرک نہیں کہتے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے "کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر ......" کتنی حیرت کی بات ہے کہ اگر کسی امام کا فتویٰ پیش کیا جائے تو اس کے ثبوت میں حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن ماضی قریب یا اپنے دور اور اپنے علاقہ کے علمائے کے فتووں کو بے دلیل تسلیم کرتے ہیں اور جو تسلیم نہ کرے اُسے برا سمجھتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند باتیں درج ذیل ہیں، ملاحظہ فرمایئے اور پھر ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجیے کہ ہماری معروضات کہاں تک صحیح ہیں۔

(۱) فرض نماز کے بعد اجتماعی دعاء اس سلسلہ میں حدیث طلب کی جائے تو کہتے ہیں کہ بڑے بڑے علماء کرتے آئے ہیں یا کبھی انفرادی دعاء کا ثبوت پیش کر کے اسی پر اجتماعی دعاء کو قیاس کر لیتے ہیں۔

(۲) آیہ کریمہ "ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ" کے جواب میں "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا" پڑھنا:- اگر اس دعاء کا ثبوت طلب کیا جائے تو جواب دہی ملتا ہے یا کبھی یہ مغالطہ دیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتا ہے کہ یہ دعا، حدیث میں ہے لہذا اس کا پڑھنا بدعت نہیں حالانکہ حدیث میں اس آیت کے جواب میں اس دعا کے پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

کبھی یہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ اچھا آپ ہی بتائیں کہ اس آیت کے جواب میں کیا پڑھا جائے، جب ہم ان سے کہتے ہیں کہ اگر دعا کا مقرر کر لینا ہمارے اختیار میں ہوتا تو ہم آپ ہی کو کیوں روکتے تو یہ اپنے مقلدین سے کہتے ہیں ان کی بات نہ سنو، ان کے پاس کسی مدرسہ کی سند نہیں۔

ذیل میں ہم ان لوگوں کی چند باتیں اور لکھ رہے ہیں جن کے ثبوت میں بس یہ علماء کے فعل کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

(۳) ایصال ثواب کے لئے جلسۂ قرآن خوانی۔

(۴) میت کے گھر جا کر تعزیت کے بعد اجتماعی دعاء مغفرت۔

(۵) تعویذ، گنڈے۔

(۶) مراقبے۔

(۷) اِلّا اللہ کی ضربیں لگانا۔

(۸) ذکر کے حلقے۔

(۹) مسنون تصوّف۔ ایک غیر اسلامی چیز کے ساتھ مسنون کا لفظ لگانا کتنی بڑی جرأت ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اسلامی سوشلزم یا رقص و سرود کو اسلامی ثقافت کہنا۔

(۱۰) کتاب و سنّت کا نام ہر وقت زبان پر ہے لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ ترکِ سنّت جائز ہے یا گناہ، تو کہتے ہیں کہ جائز ہے، گناہ نہیں۔ قارئین کو حیرت ہو رہی ہوگی کہ یہ ہم کیا سن رہے ہیں، سنّت پر مرمٹنے والے سنّت کے ترک کو جائز سمجھیں گے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ قارئین کرام کو حیرت ہو یا نہ ہو حقیقت تو یہی ہے۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو بغیر کسی قرینۂ صارفہ کے نفل سمجھتے ہیں، گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض نہیں، نفل ہے۔

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں، کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کو منع کرنے کے بعد خود اس کام کو اس لئے کرتے تھے کہ اس کا جواز ثابت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہو جائے، سوال یہ ہے کہ پھر منع کرنے اور سختی کے ساتھ منع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آپ یہ بھی تو کہہ سکتے تھے کہ ایسا کر لینا جائز تو ہے لیکن نہ کرنا افضل ہے، کم از کم اس کا یہ فائدہ تو ہوتا کہ غیر مسلم یہ نہ کہتے کہ تمہارے نبی جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔ نبوت پر کتنی بڑی چوٹ ہے لیکن ذہن پرستی کو سب کچھ گوارا ہے۔

(۱۳) ابھی کچھ عرصہ پہلے ان کے امیر صاحب نے قیاس کو حجت مان لیا (الاعتصام لاہور مورخہ ۲۰، ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء صٹ)، کوئی نہیں پوچھتا کہ قیاس کب سے حجت شرعیہ بن گیا بلکہ ایک پروفیسر صاحب نے ان کی تائید کر دی اور اد بہ کی تمام باتوں کا جواب قرآن و حدیث سے دینے کے بجائے قیاس سے دینے کو کافی سمجھ لیا، اب اگر پوچھا جائے کہ آپ کا یہ فرقہ وارانہ نام کہاں سے آیا تو جواب ملتا ہے۔ "قیاس سے اور قیاس حجت ہے۔" اگر پوچھا جائے کہ "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ" کے جواب میں "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَاباً يَّسِيْراً" کہاں سے آیا تو کہتے ہیں:— قیاس سے" گویا انہوں نے بھی تقیہ جیسا ایک ہتھیار ایجاد کر ہی لیا، لیجئے اب کونسی بات رہی جس کا جواب نہ دیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا دین لوگوں کے قیاس کا مجموعہ بن گیا، گویا دین کامل نہیں ہے، قیامت تک قیاس ہوتے رہیں گے اور دین بنتا رہے گا۔ قارئین کرام کو حیرت ہوگی کہ جن لوگوں کے ہاں صحابی کا قول حجت نہیں ان کے ہاں کسی عالم کا قیاس کیسے حجت ہو گیا، ہم اس کا کیا جواب دیں ہمیں خود حیرت ہے۔

گویا اسلام اب صرف وحی کا نام نہیں رہا بلکہ وحی اور قیاس کے مجموعہ کا نام ہے، جہاں سے یہ لوگ مقلدین سے علیحدہ ہوئے تھے وہیں ان سے آملے! بتائیے اب ان میں اور مقلدین میں کیا فرق رہا؟

بہر حال جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اور کر رہے ہیں نام قرآن و حدیث ہی کا لیتے ہیں لیکن اپنے ان اقوال و افعال پر قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت پیش کرنے سے عاجز ہیں، یہی وجہ ہے کہ اپنے عجز پر پردہ ڈالنے کے لئے قیاس کا دفاعی ہتھیار انہیں ایجاد کرنا پڑا۔

الغرض علماء اپنے کسی گذشتہ عالم کے مقلد ہیں اور عوام اپنے موجودہ علماء کے۔

ذہن سازی ان کے علماء نے عوام کی ذہن سازی تین طریقے سے کی ہے:—

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۱۔ اعتراض کرنے والے کے پاس کسی دینی مدرسہ کی سند نہیں لہذا اُس کی کسی بات کو نہ سنو۔
۲۔ بڑے بڑے علماء کرتے آئے ہیں، کیا یہ ان سے بڑے عالم ہیں؟
۳۔ یہ کام قیاس سے نکالا گیا ہے اور قیاس حجت ہے۔

ذہن سازی کے نتیجہ میں ذہن پرستی اتنی مستحکم ہوگئی ہے کہ الامان الحفیظ!! اب کوئی ان سے منوائے تو کیسے منوائے؟

ان میں چند لوگ ایسے ہیں جو مندرجہ بالا بدعات کو بدعات سمجھتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ ہم ان علماء کے مقلد نہیں لیکن ان سے عقیدتاً اس قدر منسلک ہیں کہ اُن سے بیزاری کا اظہار بھی نہیں کرتے۔

معذرت ہم اس جماعت کو فرقہ سمجھتے ہیں، اس سلسلے میں ہم معذرت خواہ ہیں، ہم ہی نہیں بلکہ انہی کے ایک بڑے عالم نے بھی ان کو فرقہ تسلیم کرلیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جماعت "ایک تحریک کے بجائے ایک فرقہ بن کر رہ گئی ہے۔" (ماہنامہ محدث لاہور، بابت ماہ جمادی الاولے والآخرۃ سنہ ۱۴۰۱ھ صفحہ ۲۲۶ سطور ۱۸، ۱۹) (ماخذ: "ذہن پرستی")

"ذہن پرستی" کی فہرست

(۱) فرقہ داریت کی ابتداء (۲) تصوف:۔ ذہن سازی اور ذہن پرستی۔
(۳) انکارِ حدیث: ذہن پرستی کی ریشہ دوانیاں۔
(۴) اجزائے نبوت :۔ ذہن پرستی کی فتنہ سامانیاں۔
(۵) سبائیت :۔ ذہن پرستی کی سازشیں۔
(۶) ذہن پرستی کی ایک مثال: مغالطے ہی مغالطے۔
(۷) ذہن پرستی کی ایک اور مثال: تحقیق کی موشگافیاں۔
(۸) ذہن پرستی کی تازہ ترین مثال: ذہن پرستی کی ستم ظریفیاں۔
(۹) غیر مقلدین میں تقلید کی شدت: ذہن پرستی کے کرشمے۔

ذہن پرستی انکار کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ بندی

فرقہ بندی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝

(الروم ۔ ۳۱ و ۳۲)

اور (اے ایمان والو!) مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے، تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں "مِنَ الْمُشْرِكِينَ" "مُبْدَل مِنْهُ" ہے اور "مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا" اُس کا "بَدَلُ الْكُلّ" ہے یعنی "مِنَ الْمُشْرِكِينَ" سے کلیتاً وہی لوگ مراد ہیں جو لوگ "مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا" سے مراد ہیں یعنی "مشرکین" سے کلیتاً وہ لوگ مراد ہیں "جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے۔" ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں۔

فرقہ پرست اتنا ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اگر اس کے سامنے آیات یا احادیث پیش کی جائیں تو وہ ان کو نہیں مانتا بلکہ اپنے مذہب پر جما رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل کفر اور شرک کے دائرہ میں آتا ہے۔

ٹائٹل اور کتابت : عبدالحفیظ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com